گوہرِ حکمت
(سترہواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

سیرتِ امام علی رضا علیہ السلام (حصہ دوم)

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (سترہواں شمارہ)

سیرتِ امام رضا علیہ السلام

(حصہ دوم)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	سیرتِ امام رضا علیہ السلام (حصہ دوم)
اقتباس از	:	منتہی الآمال۔ ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ
ترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
		حجۃ الاسلام مولانا مجاہد حسین دامانی قمی
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
		حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحار الأنوار، جلدی ۷۵، ص ۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

- مرحومہ کلثوم بی بی
- مرحومہ فاطمہ بائی قاسم علی
- مرحومہ نرگس بانو بنت شریف علی
- مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی
- مرحومہ خورشید بانو بنت غلام حسین ڈوڈیا
- مرحومہ زرینہ وصی بنت وصی حیدر
- مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عطرت حسین
- مرحومہ زینب بانو راجانی
- مرحومہ نرگس بانو راجانی
- مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین
- مرحومہ فاطمہ رضوی بنت سید احسن رضا
- مرحومہ سکینہ بائی بنت بور بھائی
- مرحومہ راضیہ بانو چارانیا
- مرحومہ امینہ بائی ڈوسانی
- مرحومہ ارم فاطمہ بنت نثار حسین
- مرحومہ سکینہ زوجہ عبدالحسین راجانی
- مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسین علی وکیل

- مرحوم عاشق علی بھوجانی
- مرحوم یوسف علی محمد علی زیورج
- مرحوم اسماعیل باوا
- مرحوم نظر علی ابن ہیرجی بھائی
- مرحوم غلام عباس فرشتہ
- مرحوم حسین علی راوجانی
- مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین
- مرحوم صفدر ابن معصوم علی
- مرحوم محمد علی راجانی
- مرحوم حیدر علی ورتیج
- مرحوم وزیر علی چارانیا
- مرحوم رمضان علی منگی
- مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین
- مرحوم معصوم علی
- مرحوم عاشق عباس بھوجانی
- مرحوم غلام حسین چارانیا
- مرحوم نثار حسین ابن جعفر علی

- گھبرانی خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
- دھنجی خاندان کے تمام مرحومین
- نایانی خاندان کے تمام مرحومین
- پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین
- ورتیج والا خاندان کے تمام مرحومین
- بندہِ مومنین کے کُل مرحوم ومومنات
- ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم عمران حیدر ابن نثار حسین
- مرحوم عنصر حسین ابن روشن
- مرحوم حیدر علی چارانیا
- مرحوم محمد علی چارانیا
- مرحوم بہادر علی اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ ممتاز بانو زوجہ اقبال علی لیلانی
- مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل
- مرحومہ سیدہ رباب خاتون بنت شمیم رضا جعفری
- حاجی حسین لاکھانی کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ نصیرہ بانو بنت حیدر علی زوجہ صادق حسین پنجوانی
- مرحوم سید عطرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی
- مرحوم قاسم علی فرشتہ اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ اشرف بائی بنت حاجی رضا علی بادامی زوجہ حیدر علی ورتیج

- مرحوم مولانا اختر حسین ابنِ الحاج صفدر علی
- مرحوم سید منصور حسن ابن سید صغیر حسین رضوی
- مرحوم غلام عباس بھانجی
- وردی والا خاندان کے تمام مرحومین
- فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین
- پیرانی خاندان کے تمام مرحومین
- سومجی خاندان کے تمام مرحومین
- آصف رضا کے خاندان کے تمام مرحومین
- مونی خاندان کے تمام مرحومین
- پیار علی راؤجانی کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم محمد حسین چارانیا
- مرحوم عبدالحسین راجانی
- مرحوم محمد بلال ابن علی رضا بھوجانی
- مرحوم رجب علی وزیر علی پوناوالا
- مرحوم محمد علی راجانی
- لیاقت علی فضل کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم فرید علی ڈوسانی

فہرست

پیش لفظ ۶

پہلی فصل: امام علی رضا علیہ السلام کا مدینہ سے مَرو کا سفر ۷

امام رضا علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل و عیال سے الوداع ۸

مدینہ سے مَرو کے دوران مختلف منازل پر قیام ۱۰

۱۔ قُم ۱۰

۲۔ نیشاپور ۱۱

امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت ۱۲

حدیث سلسلۃ الذھب ۱۴

نیشاپور میں امام علیہ السلام کے معجزات و کرامات ۱۵

۳۔ سناباد (طوس) ۱۶

امام رضا علیہ السلام کا حیرت انگیز حرِز ۱۷

دوسری فصل: مامون کا امام علی رضا علیہ السلام کو ولی عہدی کیلئے مجبور کرنا اور لوگوں کا بیعت کرنا ۱۹

نماز عید کی امامت اور نماز کی ادائیگی سے پہلے روکا جانا ۲۳

مامون کی منافقت اور امام رضا علیہ السلام سے باطنی دشمنی ۲۵

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا علماءِ ملل وادیان کے ساتھ مناظرہ ۲۹

تیسری فصل: فضیلت زیارت امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام ۵۴

چوتھی فصل: کیفیتِ شہادت امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام ۵۸

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب ''سفینۃ البحار'' کے مصنف، ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ کی کتاب ''منتہی الامال'' سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شیخ عباس قمیؒ نے چہاردہ معصومین علیہ السلام کی سیرت کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے اور ساتھ ہی رحلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے خلفاء اور اس دور کی مختلف مشہور شخصیات کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کا ترجمہ محسن قوم سرکار علامہ صفدر حسین نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کیا جو امامیہ پبلیکشنز پاکستان نے ''احسن المقال'' کے نام سے چھاپا۔ اس اشاعت کے لئے متن اگرچہ ''احسن المقال'' سے لیا گیا ہے۔ لیکن اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفیٰ علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل: امام علی رضا علیہ السلام کا مدینہ سے مَرو کا سفر

یہ بات واضح ہے جو روایات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب مامون کو خلافت مل گئی اور اس کا فرمان عالمِ اسلامی کے تمام اطراف میں نافذ ہو گیا تو اس نے عراق کی گورنری حسن بن سہل کو سونپ دی اور خود اس نے شہرِ مَرو کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔ اس وقت حجاز اور یمن میں فتنہ کا غبار اٹھا اور بعض سادات نے خلافت کے حصول کی لالچ میں مامون کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کیا۔

جب مَرو میں یہ خبر مامون تک پہنچی تو اس نے فضل بن سہل سے مشورہ کیا جس کے پاس دو عہدے تھے، وہ مامون کا وزیر بھی تھا اور مشاور بھی، بہت غور و فکر کے بعد مامون اور فضل نے یہ تدبیر کی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو مدینہ سے مَرو کی طرف دعوت دے اور انہیں اپنی جانشینی یعنی ولی عہدی کا منصب عطا کرے تاکہ باقی سادات اطاعت کریں اور خلافت کے بارے میں سوچنے اور لالچ کرنے سے باز آجائیں۔

مامون نے رجاء ابن ابی ضحاک کو اپنے بعض مخصوص افراد کے ساتھ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں مدینہ بھیجا تاکہ وہ آپ علیہ السلام کو خراسان کی طرف سفر کی ترغیب دے۔ جب یہ لوگ آپ علیہ السلام کے پاس پہنچے اور انہیں مامون کا پیغام پہنچایا تو امام علیہ السلام نے صاف انکار کر دیا لیکن ان لوگوں نے جب امام علیہ السلام سے بہت زیادہ اصرار کیا تو بالآخر امام علیہ السلام کو مجبوری اور کراہت کے ساتھ قبول کرنا پڑا۔[1]

---

1. جلاء العیون، علامہ مجلسی، ص ۹۳۳

امام رضا علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل و عیال سے الوداع

شیخ صدوقؒ نے مخول سجستانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے:

جب قاصد آیا کہ امام رضا علیہ السلام کو خراسان لے جائے تو میں مدینہ میں تھا، امام علیہ السلام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوئے تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الوداع کر سکیں۔ امام علیہ السلام نے کئی بار قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وداع کیا اس طرح کہ باہر آتے پھر دوبارہ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پلٹ کر جاتے اور بلند آواز میں شدّت کے ساتھ گریہ کرتے تھے۔

میں ان کے قریب گیا اور میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے انہیں (ولی عہدی کے سلسلہ میں) مبارک باد پیش کی تو فرمایا:

فَقَالَ ذَرْنِي فَإِنِّي أَخْرُجُ مِنْ جِوَارِ جَدِّي صلى الله عليه و آله وَ أَمُوتُ فِي غُرْبَةٍ وَ أُدْفَنُ فِي جَنْبِ هَارُونَ

مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں اپنے جدّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار سے رخصت ہو رہا ہوں اور میری موت عالمِ غربت میں ہو گی اور مجھے ہارون کے برابر میں دفن کیا جائے گا۔

راوی کہتا ہے: میں ان کے راستے کی پیروی کرتے ہوئے نکلا یہاں تک کہ وہ طوس میں وفات پا گئے اور انہیں ہارون کے برابر میں دفن کیا گیا۔[2]

شیخ یوسف بن حاتم شامیؒ جو محقق حلّی کے شاگرد ہیں، درّ النظیم میں لکھتے ہیں کہ

امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

جب میں نے مدینہ سے نکل کر خراسان جانے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنے اہل و عیال کو جمع کیا اور میں نے انہیں حکم دیا کہ مجھ پر گریہ کریں یہاں تک کہ میں نے ان کے گریہ وزاری کی آواز سن لوں۔ پھر میں نے ان کے درمیان بارہ ہزار دینار تقسیم کئے اور ان سے کہا:

---

۲. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج۲ ؛ ص۲۱۷.

إِنِّي لَا أَرْجِعُ إِلَى عِيَالِي أَبداً. ثُمَّ أَخَذْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَأَدْخَلْتُهُ الْمَسْجِدَ، وَ وَضَعْتُ يَدَهُ عَلَى حَافَةِ الْقَبْرِ، وَ أَلْصَقْتُهُ بِهِ وَ اسْتَحْفَظْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، فَالْتَفَتَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَالَ لِي: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، وَ اللَّهِ تَذْهَبُ إِلَى اللَّهِ.

میں اپنے اہل و عیال کی طرف کبھی بھی پلٹ کر نہیں آؤں گا پس میں نے ابو جعفر امام محمد تقی الجواد علیہ السلام کو اٹھایا اور انہیں مسجد میں لے گیا اور ان کا ہاتھ قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنارے پر رکھا اور انہیں قبر شریف سے چمٹایا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی حفاظت طلب کی تو ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھ سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کی قسم! آپ اللہ کی بارگاہ میں جا رہے ہیں۔

پھر امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے تمام وکلاء و خدام کو حکم دیا کہ وہ امام محمد تقی علیہ السلام کی بات سنیں اور ان کی اطاعت کریں اور ان کی مخالفت نہ کریں اور میں نے انہیں سمجھایا کہ میرے بعد میرے قائم مقام امام محمد تقی علیہ السلام ہیں۔[۳]

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ کشف الغمہ وغیرہ میں اُمیّہ بن علی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اس وقت امام علی رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا جس سال امام علی رضا علیہ السلام حج کیلئے گئے تھے اور پھر وہاں سے خراسان کی طرف گئے تھے۔ اسی سال حج کے موقع پر امام رضا علیہ السلام کے ساتھ امام محمد تقی علیہ السلام بھی تھے۔ امام علی رضا علیہ السلام طوافِ وداع انجام دے رہے تھے۔ جب امام علیہ السلام کا طواف ختم ہوا تو مقامِ اسماعیل کی طرف گئے اور نماز ادا کی۔ اس وقت امام محمد تقی علیہ السلام جو حضرت امام رضا علیہ السلام کے غلام موفّق کے کندھوں پر بیٹھ کر طواف کر رہے تھے، جب وہ حجرِ اسماعیل پر پہنچے تو کندھے سے اُتر کر زمین پر بیٹھ گئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو موفّق نے کہا: میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اب اُٹھ جایئے۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: میں اُس وقت تک اس جگہ سے نہیں اُٹھوں گا جب تک اللہ نہ چاہے جبکہ امام علیہ السلام چہرے پر غم کے آثار نمایاں تھے۔

---

۳. الدر النظيم في مناقب الأئمة اللهاميم ؛ ص٦٧٨.

موفق امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام حجرِ اسماعیل میں بیٹھ گئے ہیں اور اُٹھنے سے انکار کر رہے ہیں۔

امام رضا علیہ السلام کھڑے ہوئے اور امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آئے اور فرمایا: اے میرے پیارے فرزند اٹھئیے! امام جواد علیہ السلام نے فرمایا:

كَيْفَ أَقُومُ وَ قَدْ وَدَّعْتُ الْبَيْتَ وَدَاعاً لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِ

میں کیسے کھڑا ہو جاؤں جبکہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ علیہ السلام نے خانہ کعبہ سے ایسے وداع کیا ہے جیسے آپ علیہ السلام اب پلٹ کر نہ آئیں گے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پیارے فرزند! کھڑے ہو جایئے تو وہ اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔[4]

امام رضا علیہ السلام خراسان کی طرف سن ۲۰۰ ہجری میں تشریف لے گئے اور قول مشہور کے مطابق اس وقت امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر مبارک سات سال تھی اور جب آپ علیہ السلام اس سفر پر روانہ ہوئے تو ہر منزل پر بہت سے معجزات و کرامات آپ علیہ السلام سے ظاہر ہوئیں جن میں سے اکثر کے آثار تو اب بھی موجود ہیں۔

مدینہ سے مَرو کے دوران مختلف منازل پر قیام

۱۔ قُم

جناب سید عبد الکریم بن طاؤس کہ جن کی وفات ۶۹۳ھ ہجری میں ہوئی ہے فرحۃ الغری میں روایت کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو مدینہ منورہ سے خراسان بلایا تھا تو امام رضا علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوئے اور کوفہ نہ گئے اور بصرہ سے کوفہ کے راستہ بغداد کی طرف تشریف لے گئے پھر سے وہاں سے قم تشریف لے آئے۔ اہل قم آپ علیہ السلام کے استقبال کے لیے

[4]. كشف الغمة في معرفة الأئمة (ط – القديمة) ؛ ج۲ ؛ ص۳۶۳.

آئے اور ایک دوسرے سے آپ علیہ السلام کی ضیافت و مہمانی کا شرف حاصل کرنے میں بحث کرنے لگے اور ہر ایک کی دلی خواہش تھی کہ حضرت علیہ السلام اس کے گھر قیام فرمائیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ أَنَّ النَّاقَةَ مَأمُورَةٌ میری اُونٹنی (حکم الٰہی پر) مامور ہے یعنی جہاں وہ بیٹھ جائے گی میں وہیں اُتروں گا۔ پس وہ اُونٹنی چلتی رہی یہاں تک کہ ایک گھر کے دروازے پر بیٹھ گئی اور اس مکان کے مالک نے رات کو عالم خواب میں دیکھا تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام کل اس کے مہمان ہوں گے۔ پس کچھ ہی عرصہ میں وہ مقام باعظمت ہو گیا اور آج کل یہاں ایک مشہور مدرسہ، مدرسہ رضویہ کے نام سے قائم ہے۔[5]

۲۔ نیشاپور

صاحب کشف الغمہ اور دوسرے علماء نے نقل کیا ہے کہ جب امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور میں داخل ہوئے تو آپ علیہ السلام ایسی سواری پر سوار تھے جس کی زین چاندی کی تھی۔ پس بازار میں دو ایسے افراد پر امام علیہ السلام کا گزر ہو جو حافظ احادیث نبویہ تھے جن کا نام ابوزرعہ اور محمد بن اسلم طوسی تھا پس انھوں نے عرض کی:

أَيُّهَا السَّيِّدُ بْنُ السَّادَةِ أَيُّهَا الْإِمَامُ وَ ابْنُ الْأَئِمَّةِ أَيُّهَا السُّلَالَةُ الطَّاهِرَةُ الرَّضِيَّةُ أَيُّهَا الْخُلَاصَةُ الزَّاكِيَةُ النَّبَوِيَّةُ بِحَقِّ آبائِكَ الْأَطْهَرِينَ وَ أَسْلَافِكِ الْأَكْرَمِينَ إِلَّا مَا أَرَيْتَنَا وَجْهَكَ الْمُبارَكَ الْمَيْمُونَ وَ رَوَيْتَ لَنا حَدِيثاً عَنْ آبائِكَ عَنْ جَدِّكَ نَذْكُرُكَ بِهِ.

اے سادات کے سید فرزند! اے امام اور آئمہ علیہم السلام کے بیٹے! اے پاک و پاکیزہ ہستی! اے وہ ہستی جو اللہ سے راضی ہے! اے وہ جو بندوں میں سب سے بہتر اور مہذب ہستی ہے! اے خاندانِ نبوّت کے فرد! آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کے آبائے طاہرین اور باعزّت اجداد کا واسطہ کہ اپنے چہرۂ مبارک کی ہمیں

---

[5]. فرحة الغري في تعيين قبر أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام في النجف ؛ ص١٠٥.

زیارت کرائیں اور ہمیں اپنے آباؤ اجداد سے اپنے ناناﷺ کی حدیث بیان کیجئے کہ جس حدیث کے ذریعے ہم آپ علیہ السلام کو یاد رکھیں۔

جب ابو زرعہ اور ابن اسلم نے یہ خواہش کی تو حضرت علیہ السلام نے اپنی سواری کو روک لیا اور کجاوہ کے پردے کو اُٹھایا اور مسلمانوں کی آنکھوں کو اپنے منوّر چہرے کی زیارت سے روشنی بخشی۔ لوگ کھڑے تھے بعض چیخیں مارتے، بعض گریہ کرتے، بعض گریبان چاک کرتے اور بعض زمین پر لوٹتے تھے اور جو قریب تھے وہ آپ علیہ السلام کی سواری کی لگام کے بوسے لیتے تھے اور بعض گردنیں اونچی کرکے سواری کی محمل کو دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی اور آنسو نہر کی طرح جاری تھے اور آوازیں خاموش ہوگئیں اور آئمہ و قاضی چیخے اور چلائے کہ اے لوگوں سنو اور یاد رکھو اور رسول اللہ ﷺ کی ذریت کو اذیت پہنچا کر رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ۔[6]

امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت

مؤلف فرماتے ہیں کہ میں جب اس مقام پر پہنچا تو مجھے عاشور کے دن امام حسین علیہ السلام کی غربت یاد آگئی جب آپ علیہ السلام لشکرِ کوفہ کے سامنے آئے تو آپ علیہ السلام نے چاہا کہ انھیں وعظ و نصیحت فرمائیں تو ان سعادت سے محروم افراد اور گمراہی کی وادی میں مَست لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور حضرت علیہ السلام کی گفتگو کی طرف کان نہ دھرے۔ آپ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ خاموش ہو جائیں لیکن انہوں نے خاموشی اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا:

وَيْلَكُمْ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ تُنْصِتُوا إِلَيَ فَتَسْمَعُوا قَوْلِي وَ إِنَّمَا أَدْعُوكُمْ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ.[7]

ہلاک ہو جاؤ۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے لئے خاموش نہیں ہوتے اور میری بات کو نہیں سنتے اور میں تو تمھیں فقط ہدایت کے راستہ کی طرف بلا رہا ہوں۔

---

[6]. كشف الغمة في معرفة الأئمة (ط – القديمة) ؛ ج٢ ؛ ص٣٠٨.

[7]. تسلية المجالس وزينة المجالس (مقتل الحسين عليه السلام)، ج٢،ص٢٧٧.

وہاں ایسا کوئی خدا پرست نہیں تھا جو فریاد کرتا اور پکارتا کہ اے لوگوں! یہ فرزندِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اسے کیوں اذیت دیتے ہو کیوں خاموش نہیں ہوتے تاکہ وہ انہیں نصیحت کر سکیں اور اپنی گفتگو آخر تک پہنچالیں۔ اس سید مظلوم علیہ السلام کے مصائب میں سے ایک یہ مصیبت تھی جسے کمیت شاعر نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے اور یہ شعر کمیت نے امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پڑھا، جسے سُن کر امام علیہ السلام گریہ کرنے لگے۔ کمیتؒ نے کہا ہے:

وَقَتِيْلٌ بِا لّطَفِ غُوْدِرَ مِنْهُمْ - بَيْنَ غَوْغَاءِ اُمَّةٍ وَ طَغَامِ[۸]

اور کربلا کا شہید امت کے شور و غل اور کمینے لوگوں کے درمیان پھنس کر رہ گیا۔

روایت ہے کہ جب کمیت اس شعر پر پہنچا تو حضرت علیہ السلام نے گریہ کیا[۹] اور فرمایا:

وَ اللّهِ يَا كُمَيْتُ لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَالٌ لَأَعْطَيْنَاكَ مِنْهُ وَ لَكِنْ لَكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّهِ ص لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ رُوحُ الْقُدُسِ مَا ذَبَبْتَ عَنَّا[۱۰]، يَا كُمَيْتُ لَا تَزَالُ مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَصَرْتَنَا بِلِسَانِكَ وَ قُلْتَ فِينَا[۱۱]

اے کمیت! اللہ کی قسم! اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم تجھے ان اشعار کے بدلے وہ مال عطا کرتے لیکن تیرے لیے وہ کلام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسان بن ثابت (شاعر) سے فرمایا تھا کہ جب تک تم ہم اہل بیت علیہم السلام سے دشمنوں کے حملوں کو دور کرتے رہو گے اور اپنی زبان سے ہماری مدد کرتے رہو گے اور ہمارے (فضائل) بیان کرتے رہو گے، تب تک تم روح القدس کی تائید میں رہو گے۔

---

۸. أدب الطف، جواد شُبَّر، ج۱، چاپ دار المرتضیٰ، اشعار کمیت اسدی، ص ۱۹۰.

۹. مروّج الذهب، مسعودی، ج۲، ص ۱۹۵.

۱۰. الكافي (ط – الإسلامية) ؛ ج۸ ؛ ص۱۰۲.

۱۱. إعلام الورى بأعلام الهدى (ط – القديمة) ؛ ص۲۷۱.

حدیث سلسلۃ الذھب

ہم نیشاپور والی حدیثِ سابق کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نیشاپور کے لوگوں نے کان دھرے تا کہ امام علی رضا علیہ السلام حدیث بیان فرمائیں اور حضرت علیہ السلام نے یہ حدیث لکھوائی یعنی آپ علیہ السلام ایک ایک لفظ فرماتے اور ابو زرعہ اور محمد ابن اسلم امام علیہ السلام کے کلمات لوگوں تک پہنچاتے۔ اس حدیث کو لکھنے کے لیے چوبیس ہزار قلمدان دوات کے علاوہ شمار کئے گئے۔

فَقَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْكَاظِمُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ شَهِيدُ أَرْضِ كَرْبَلَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ شَهِيدُ أَرْضِ الْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَقُولُ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِي وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي، صَدَقَ اللَّهُ سُبحَانَهُ وَ صَدَقَ جِبرَئِيلُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَ الأَئِمَّةُ عَلَيهِمُ السَّلَامُ.[۱۲]

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد محمد بن علی الباقر علیہما السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد حسین بن علی شہیدِ کربلا علیہما السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام نے سر زمین کوفہ میں مجھ سے فرمایا کہ میرے بھائی اور چچازاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں نے سنا کہ رب العزت سبحانہ وتعالیٰ فرمارہاہے: کلمۂ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ

---

[۱۲]. كشف الغمة في معرفة الأئمة (ط – القديمة) ؛ ج۲ ؛ ص۳۰۸.

ہے پس جس نے یہ کلمہ کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے امان میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ، جبریل امین، رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام نے سچ فرمایا۔

نیشاپور میں امام علیہ السلام کے معجزات و کرامات

(الف) شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے کہ جب امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور میں داخل ہوئے تو آپ علیہ السلام ایک محلہ میں آکر رہے کہ جسے فوزا کہتے تھے اور وہاں حمام بنایا گیا، وہ حمام آج تک "گرمابہ امام رضا علیہ السلام" کے نام سے مشہور ہے وہاں ایک چشمہ تھا کہ جس میں پانی کم ہو گیا تھا آپ علیہ السلام نے کسی کو مامور کیا کہ وہ اس کا پانی نکالے یہاں تک کہ جتنا زیادہ پانی نکالا گیا اتنا زیادہ ہوتا گیا اور دروازے کے باہر ایک حوض بنوایا جو چند سیڑھیاں نیچے چشمہ تک جاتا تھا پس آپ علیہ السلام اس میں تشریف لے گئے اور غسل کیا اور باہر آئے اور اسکے پیچھے نماز پڑھی، لوگ آتے اور اس حوض سے غسل کرتے اور طلب برکت کے لیے اس کا پانی پیتے، اس کے پیچھے نماز پڑھتے اور دعا کرتے اور اپنی حاجتیں خدا سے طلب کرتے اور وہ حاجتیں پوری ہوتی تھیں اور اس چشمہ کو آج کل "عین کھلان" کہتے ہیں اور آج تک لوگ اس چشمہ پر آتے ہیں۔[۱۳]

(ب) شیخ صدوقؒ اور ابن شہر آشوبؒ نے ابو صلت سے روایت کی ہے کہ جب امام رضا علیہ السلام مامون کی طرف ہوئے راستہ میں سرخ گاؤں پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زوال کا وقت ہو گیا ہے کیا نماز نہیں پڑھیں گے؟ پس آپ علیہ السلام سواری سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ (وضو کے لئے) پانی لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو پانی نہیں ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے

---

۱۳. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۱۳۶.

زمین کو کریدا تو اتنا پانی جوش مار کے نکلا کہ حضرت علیہ السلام نے اور جو آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے سب نے وضو کیا اس کا اثر و نشان اب تک باقی ہے۔[١٤]

٣۔ سناباد (طوس)

شیخ صدوقؒ اباصلت ہروی سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ علیہ السلام سناباد میں پہنچے تو آپ علیہ السلام نے اپنی پشت مبارک اس پہاڑ کے ساتھ لگادی کہ جس سے دیگیں تراشی جاتی تھیں اور بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہو کر فرمانے لگے:

اللَّهُمَّ أَنْفِعْ بِهِ وَ بَارِكْ فِيمَا يُجْعَلُ فِيهِ وَ فِيمَا يُنْحَتُ مِنْه

خدایا! اس پہاڑ سے (ہمیں) نفع دے اور اس پہاڑ سے تراشے ہوئے برتن میں جو چیز رکھی جائے اُس میں برکت عطا فرما۔ آپ علیہ السلام کے فرمان سے آپ علیہ السلام کے لیے اس پہاڑ سے دیگچیاں تراشی گئیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی میں تناول کروں اُسے اُسی برتن میں پکایا جائے جو اس پہاڑ سے تراشہ گیا ہو۔ امام علیہ السلام غذا کم کھاتے تھے۔ پس اس دن کے بعد سے لوگوں نے دیگچیاں اور برتن اس پہاڑ سے تراش کر بنانا شروع کر دیئے جن میں امام رضا علیہ السلام کی دعا کی برکت ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔

پھر حضرت علیہ السلام حُمید بن قحطبہ طائی کے گھر میں داخل ہوئے اور اس گنبد کے نیچے گئے کہ جس میں ہارون کی قبر تھی اور آپ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اس کے قریب ہی خط کھینچا اور فرمایا:

هَذِهِ تُرْبَتِي وَ فِيهَا أُدْفَنُ وَ سَيَجْعَلُ اللَّهُ هَذَا الْمَكَانَ مُخْتَلَفَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَ اللَّهِ مَا يَزُورُنِي مِنْهُمْ زَائِرٌ وَ لَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ مِنْهُمْ مُسَلِّمٌ إِلَّا وَجَبَ لَهُ غُفْرَانُ اللَّهِ وَ رَحْمَتُهُ بِشَفَاعَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

---

[١٤]. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج٢ ؛ ص١٣٦.

یہ میری تربت ہے اور میں یہیں دفن ہوں گا اس کے بعد خداوند عالم اس مکان کو میرے شیعوں اور دوستوں کے لئے آمد ورفت کی جگہ قرار دے گا۔ خدا کی قسم! ان میں سے کوئی بھی میری قبر کی زیارت نہیں کرے گا اور مجھ پر سلام نہیں بھیجے گا مگر یہ کہ خداوند عالم کی مغفرت اور رحمت، ہم اہل بیت علیہم السلام کی شفاعت کے سبب اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔

پھر آپ علیہ السلام نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور چند رکعت نماز بجالائے اور کئی دعائیں کیں اور جب دعا سے فارغ ہوئے تو سجدہ میں گئے اور سجدے کو اتنا طول دیا کہ اباصلت ہروی کہتے ہیں میں نے سجدہ کی حالت میں امام علیہ السلام کی تسبیحات شمار کیں تو وہ پانچ سو تسبیحیں تھیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور باہر تشریف لے آئے۔[۱۵]

امام رضا علیہ السلام کا حیرت انگیز حرز

سید ابن طاوس نے مامون کے خادم یاسر سے روایت کی ہے کہ جس وقت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام حُمید بن قحطبہ طائی کے قصر میں وارد ہوئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے بدن کا لباس اتار کر حُمید کو دیا اور حُمید نے اپنی کنیز کو دیا تاکہ وہ اسے دھوئے پس کچھ وقت نہیں گذرا تھا کہ وہ کنیز آئی اور اس کے ساتھ ایک رقعہ تھا وہ حُمید کو دیا اور کہنے لگی کہ یہ رقعہ مجھے امام رضا علیہ السلام کے لباس کے گریبان سے ملا ہے۔ حُمید نے امام علیہ السلام سے عرض کی: آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! اس کنیز نے آپ علیہ السلام کے پیراہن کے گریبان میں ایک رقعہ پایا ہے وہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک تعویذ ہے کہ جسے میں اپنے سے دور نہیں کرتا۔ حُمید نے عرض کی: آیا ممکن ہے کہ ہمیں بھی عطا فرما دیں؟ پس فرمایا: یہ تعویذ ہے کہ جو شخص اسے اپنے گریبان میں رکھے تو اس سے بلا دور ہوتی ہے اور یہ تعویذ شیطان رجیم سے اور ظالم بادشاہ سے حرز و پناہ ہے، پس آپ علیہ السلام نے وہ تعویذ حُمید کو املاء لکھوایا اور وہ یہ ہے:

---

[۱۵]. عیون أخبار الرضا علیه السلام، ج۲، ص: ۱۳۷.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا أَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ أَخَذْتُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ عَلَى سَمْعِكَ وَ بَصَرِكَ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيَّ وَ لَا عَلَى سَمْعِي وَ لَا عَلَى بَصَرِي وَ لَا عَلَى شَعْرِي وَ لَا عَلَى بَشَرِي وَ لَا عَلَى لَحْمِي وَ لَا عَلَى دَمِي وَ لَا عَلَى مُخِّي وَ لَا عَلَى عَصَبِي وَ لَا عَلَى عِظَامِي وَ لَا عَلَى مَالِي وَ لَا عَلَى مَا رَزَقَنِي رَبِّي سَتَرْتُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ بِسِتْرِ النُّبُوَّةِ الَّذِي اسْتَتَرَ أَنْبِيَاءُ اللَّهِ بِهِ مِنْ سَطَوَاتِ الْجَبَابِرَةِ وَ الْفَرَاعِنَةِ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي وَ إِسْرَافِيلُ عَنْ وَرَائِي وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَامِي وَ اللَّهُ مُطَّلِعٌ عَلَيَّ يَمْنَعُكَ مِنِّي وَ يَمْنَعُ الشَّيْطَانَ مِنِّي اللَّهُمَّ لَا يَغْلِبُ جَهْلُهُ أَنَاتَكَ أَنْ يَسْتَفِزَّنِي وَ يَسْتَخِفَّنِي اللَّهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ.[١٦]

اور اس حرز کا ایک عجیب وغریب قصہ ہے کہ جسے ابو صلت ہروی نے روایت کیا ہے کہ ایک دن میرے مولا علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السلام اپنے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مامون کا قاصد آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ امیر آپ علیہ السلام کو بلا رہا ہے۔

فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّهُ لَا يَدْعُونِي فِي هَذَا الْوَقْتِ إِلَّا لِدَاهِيَةٍ وَ اللَّهِ لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يَعْمَلَ بِي شَيْئاً أَكْرَهُهُ لِكَلِمَاتٍ وَقَعَتْ إِلَيَّ مِنْ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

پس امام علیہ السلام کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا کہ اس وقت مامون مجھے کسی سخت کام کے لیے بلا رہا ہے اور خدا کی قسم! مامون میرے ساتھ اُن کلمات کی وجہ سے جو مجھ تک میرے جد امجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچے ہیں، کوئی بدی نہیں کر سکے گا۔

ابو صلت کہتے ہیں کہ میں بھی مامون کے پاس جانے کے لیے حضرت علیہ السلام کے ساتھ باہر نکلا جب آپ علیہ السلام کی نگاہ مامون پر پڑی تو یہ حرز آخر تک پڑھا۔ جب مامون نے آپ علیہ السلام کی طرف نگاہ کی تو کہنے لگا اے ابو الحسن علیہ السلام! میں نے حکم دیا ہے کہ آپ علیہ السلام کو ایک لاکھ درھم دیئے جائیں اور آپ علیہ السلام کی

[١٦]. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج٢، ص: ١٣٨.

جو حاجت ہو وہ تحریر فرمائیں پس جب امام عَلَیہِ السّلام نے پشت پھیری تو مامون نے آپ عَلَیہِ السّلام کی طرف پیچھے سے نظر کی اور کہنے لگا میں نے ارادہ کیا اور خدا نے ارادہ کیا اور جو خدا نے ارادہ کیا وہ بہتر ہے۔[17]

دوسری فصل: مامون کا امام علی رضا عَلَیہِ السّلام لو ولی عہدی کیلئے مجبور کرنا اور لوگوں کا بیعت کرنا

جب امام رضا عَلَیہِ السّلام مرو میں تشریف لائے تو مامون نے آپ عَلَیہِ السّلام کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے خواص اور اصحاب کو اکٹھا کیا اور کہنے لگا اے لوگوں! میں نے آلِ عباس اور آل علی عَلَیہِ السّلام میں غور و تامل کیا تو کسی کو علی بن موسیٰ الرضا عَلَیہِ السّلام سے افضل اور امر خلافت کے لئے سب سے زیادہ سزاوار نہیں پایا۔ پھر اس نے امام علی رضا عَلَیہِ السّلام کی طرف رخ کیا اور کہنے لگا میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے آپ کو خلافت سے معزول کر کے اسے آپ عَلَیہِ السّلام کے سپرد کر دوں۔ حضرت عَلَیہِ السّلام نے فرمایا کہ

إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْخِلَافَةُ لَكَ وَ اللَّهُ جَعَلَهَا لَكَ فَلَا يَجُوزُ لَكَ أَنْ تَخْلَعَ لِبَاساً أَلْبَسَكَ اللَّهُ وَ تَجْعَلَهُ لِغَيْرِكَ وَ إِنْ كَانَتِ الْخِلَافَةُ لَيْسَتْ لَكَ فَلَا يَجُوزُ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مَا لَيْسَ لَك.[18]

اگر یہ خلافت تیرے لئے ہے اور خداوند عالم نے اسے تیرے لیے قرار دیا ہے تو پھر تجھے حق نہیں کہ جو لباس اللہ نے تجھے پہنایا ہو وہ اُتار کر کسی دوسرے کو دے دے اور اگر یہ خلافت تمہاری نہیں تو پھر بھی تمہیں یہ اختیار نہیں کہ کسی دوسرے کو یہ خلافت تفویض کرو۔

مامون کہنے لگا: یابن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم! آپ عَلَیہِ السّلام کے پاس اس خلافت کو قبول کر لینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ حضرت عَلَیہِ السّلام نے فرمایا کہ میں اپنی رضامندی اور رغبت سے اسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گا اور دو ماہ تک یہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ امام عَلَیہِ السّلام مامون کے مقصد کو سمجھتے تھے اس لئے جتنا اس نے زور دیا آپ عَلَیہِ السّلام انکار کرتے رہے۔

---

[17]. مهج الدعوات و منهج العبادات، ص: ٣٤.

[18]. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج٢ ؛ ص١٣٩، ح ٣.

جب مامون آپ علیہ السلام کے خلافت قبول کرنے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا اگر آپ علیہ السلام خلافت کو قبول نہیں کرتے تو پھر میری ولی عہدی (جانشینی) کو قبول کریں تا کہ میرے بعد آپ علیہ السلام کی خلافت ہو۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے خبر دی ہے کہ میں تجھ سے پہلے دنیا سے جاؤں گا اور مجھے ظالم زہر سے شہید کرے گا اور مجھ پر آسمان و زمین کے ملائکہ گریہ کریں گے اور میں غربت کے عالم میں ہارون الرشید کے پہلو میں دفن کیا جاؤں گا۔ مامون یہ باتیں سن کر رونے لگا اور کہنے لگا جب تک میں زندہ ہوں کون آپ علیہ السلام کو قتل کر سکتا ہے اور آپ علیہ السلام سے بدی کرنے کا خیال دل میں لا سکتا ہے؟

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر چاہوں تو بتا سکتا ہوں کہ مجھے کون شہید کرے گا۔

مامون کہنے لگا ان باتوں سے آپ علیہ السلام کی غرض یہ ہے کہ میری ولی عہدی قبول نہ کریں تا کہ لوگ یہ کہیں کہ آپ علیہ السلام نے دنیا کو چھوڑ دیا اور زھد اختیار کیا۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

وَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ خَلَقَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا زَهِدْتُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا تُرِيد.

خدا کی قسم! جس دن سے میرے پروردگار نے مجھے پیدا کیا ہے اب تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور دنیا کو دنیا حاصل کرنے کیلئے ترک نہیں کیا اور تیری غرض کو بھی میں جانتا ہوں۔

کہنے لگا میری غرض کیا ہے؟ فرمایا: کیا سچ بولنے پر مجھے امان ہے؟ کہا ہاں آپ علیہ السلام کو امان ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ع لَمْ يَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا بَلْ زَهِدَتِ الدُّنْيَا فِيهِ أَ لَا تَرَوْنَ كَيْفَ قَبِلَ وِلَايَةَ الْعَهْدِ طَمَعاً فِي الْخِلَافَة.

تیری غرض یہ ہے کہ لوگ کہیں کہ علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے دنیا کو ترک نہیں کیا تھا بلکہ دنیا نے اسے چھوڑ رکھا تھا اور جیسے ہی دنیا اسے میسر آئی تو خلافت کی لالچ میں ولی عہدی کو قبول کر لیا۔

مامون آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ علیہ السلام ہمیشہ نا مناسب باتیں میرے سامنے کرتے ہیں اور میرے ظلم سے امان میں ہیں۔ خدا کی قسم! اگر ولی عہدی قبول نہ کی تو میں آپ علیہ السلام کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

قَدْ نَهَانِيَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ أُلْقِيَ بِيَدِي التَّهْلُكَةَ فَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ وَ أَنَا أَقْبَلُ ذَلِكَ عَلَى أَنِّي لَا أُوَلِّي أَحَداً وَ لَا أَعْزِلُ أَحَداً وَ لَا أَنْقُضُ رَسْماً وَ لَا سُنَّةً وَ أَكُونُ فِي الْأَمْرِ مِنْ بَعِيدٍ مُشِيراً.

خداوند عالم نے منع فرمایا ہے کہ میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالوں پس اگر مجبور کرتے ہو تو میں قبول کر لیتا ہوں بشرطیکہ کسی کو نصب و عزل نہیں کروں گا اور کسی رسم کو نہیں توڑوں گا اور کوئی نئی سنّت رائج نہیں کروں گا اور دور سے خلافت کو دیکھتا رہوں گا۔ مامون ان شرائط پر راضی ہو گیا۔[19]

پس حضرت علیہ السلام نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کی: خدایا تو جانتا ہے کہ مجھے مجبور کر دیا گیا ہے اور زور زبردستی سے میں نے اس امر کو اختیار کیا ہے پس مجھ سے مواخذہ نہ کرنا جیسا کہ تو نے اپنے دو بندوں اور دو پیغمبروں یوسف علیہ السلام و دانیال علیہ السلام کا مواخذہ نہیں کیا جب انہوں نے اپنے زمانہ کے بادشاہ کی طرف سے ولایت کو قبول کر لیا۔ خدایا! کوئی عہد تیرے عہد کے علاوہ نہیں اور کوئی ولایت نہیں مگر جو تیری طرف سے ہو۔ پس مجھے توفیق دے کہ میں تیرے دین کو قائم رکھوں اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زندہ رکھوں۔ بے شک تو بہترین مولا اور مددگار ہے۔ پس غمگین حالت میں روتے ہوئے آپ علیہ السلام نے مامون کی ولی عہدی قبول کی۔[20]

دوسرے دن جو رمضان المبارک کی چھ تاریخ کا دن تھا جیسا کہ شیخ مفید کی کتاب تاریخ شرعیہ سے ظاہر ہوتا ہے، مامون نے ایک عظیم جلسہ منعقد کیا اور حضرت علیہ السلام کے لیے اپنی کرسی کے ساتھ ایک کرسی

---

[19]. عیون أخبار الرضا علیه السلام ؛ ج۲ ؛ ص۱۳۹، ح ۳.

[20]. جلاء العیون، علامه مجلسی، ص ۹۳۷.

رکھی اور آپ علیہ السلام کے لیے تکیہ لگوایا گیا اور تمام اکابر واشراف وسادات وعلماء کو جمع کیا۔ پہلے اپنے بیٹے عباس کو حکم دیا کہ حضرت علیہ السلام کی بیعت کرے اس کے بعد لوگوں نے بیعت کی۔ پھر مال و دولت کی تھیلیاں لائی گئیں اور بہت سے انعامات لوگوں کو بخشے گئے۔ خطباء اور شعراء کھڑے ہوئے اور خطبے اور قصائد امام علیہ السلام کی شان میں پڑھے اور انعام لیے اور حکم دیا کہ منبروں پر آپ علیہ السلام کا نام بلند ہو اور درھم و دینار کو آپ علیہ السلام کے نام نامی اور لقب گرامی کے ساتھ مزین کیا جائے۔

اس سال مدینہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خطبہ پڑھا گیا اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا گیا:

وَلِيُّ عَهْدِ الْمُسْلِمِينَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ.

سِتَّةُ آبَاءٍ هُمْ مَا هُمُ　　　أَفْضَلُ مَنْ يَشْرَبُ صَوْبَ الْغَمَامِ[21]

مسلمانوں کے ولی عہد علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام جن کے چھ آباؤاجداد وہ ہیں جو بادل کا پانی پینے والوں سے بہت افضل ہیں۔

نیز مامون نے حکم دیا کہ سیاہ لباس جو بنی امیہ کی بدعت تھی اسے ترک کیا جائے اور سبز لباس پہنا جائے اور اپنی ایک بیٹی ام حبیب کی امام رضا علیہ السلام سے شادی کی اور اپنی دوسری بیٹی ام الفضل کو امام محمد تقی علیہ السلام سے منسوب کیا اور اسحاق بن موسیٰ کی اپنے چچا اسحاق بن جعفر کی بیٹی سے شادی کی اور اسی سال ابراہیم بن موسیٰ، امام رضا علیہ السلام کے بھائی نے مامون کے حکم سے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔[22]

---

[21]. الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد ؛ ج٢ ؛ ص٢٦٢.

[22]. الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد ؛ ج٢ ؛ ص٢٦٢.

نماز عید کی امامت اور نماز کی ادائیگی سے پہلے روکا جانا

جب عید کا دن قریب آیا تو مامون نے حضرت کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ ضروری ہے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام سوار ہو کر عید گاہ میں جائیں اور نماز عید پڑھائیں اور خطبہ دیں امام عَلَیہِ السَّلام نے جوابی پیغام بھیجا کہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے ولی عہدی اس شرط پر قبول کی تھی کہ میں ان کاموں میں مداخلت نہیں کروں گا۔ مجھے لوگوں کے ساتھ نماز عید پڑھنے سے معاف ہی رکھو۔ مامون نے پیغام بھیجا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس کام میں لوگوں کو یہ اطمینان ہو جائے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام میرے نئے ولی عہد ہیں اور لوگ آپ عَلَیہِ السَّلام کے فضل کو پہچانیں۔ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے قبول نہ کیا۔ مسلسل قاصد حضرت عَلَیہِ السَّلام اور مامون کے درمیان آتا جاتا رہا اور لوگوں کا اصرار بھی زیادہ ہوا تو مجبوراً آپ عَلَیہِ السَّلام نے پیغام بھیجا کہ اگر مجھے معاف ہی رکھو تو یہ میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر معاف نہیں رکھتے ہو تو میں نماز کے لیے اسی طرح جاؤں گا جس طرح کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب عَلَیہِ السَّلام جایا کرتے تھے۔ مامون کہنے لگا آپ عَلَیہِ السَّلام نماز کے لیے جائیں جس طرح آپ عَلَیہِ السَّلام چاہیں پس اس نے افسروں اور دربانوں اور تمام لوگوں کو حکم دیا کہ وہ صبح سویرے حضرت امام رضا عَلَیہِ السَّلام کے گھر پر حاضر ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ جب عید کا دن آیا تو لوگ حضرت عَلَیہِ السَّلام کے دیدار کے لیے راستوں اور چھتوں پر جمع ہوئے اور عورتوں اور بچوں نے اجتماع کیا اور آنحضرت عَلَیہِ السَّلام کے باہر آنے کے انتظار میں آبیٹھے اور تمام افسر و فوجی آپ عَلَیہِ السَّلام کے گھر پر حاضر ہوئے جب کہ وہ گھوڑوں پر سوار تھے وہ اُتر کر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا پس حضرت عَلَیہِ السَّلام نے غسل کیا اور اپنا لباس پہنا اور سفید عمامہ جو کپاس سے بنا ہوا تھا سر پر رکھا اور عمامے کی ایک طرف کو اپنے سینہ کے درمیان اور دوسری طرف کو دونوں کندھوں کے درمیان ڈالا اور کچھ مقدار خوشبو لگائی اور عصا ہاتھ میں لیا اور اپنے غلاموں سے فرمایا کہ تم بھی ایسا کرو

جیسا کہ میں نے کیا ہے پس وہ اصحاب و غلام حضرت عَلَیہِ السَّلام کے آگے آگے چلتے ہوئے گھر سے باہر نکلے اور حضرت ننگے پیر روانہ ہوئے اور آدھی پنڈلی تک کپڑا اوپر کیا ہوا تھا اور آپ عَلَیہِ السَّلام کا لباس سمٹا ہوا تھا۔[٢٣]

پس تھوڑا راستہ طے کر کے آپ عَلَیہِ السَّلام نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر عید کے دن کی تکبیر کہی اور آپ عَلَیہِ السَّلام کے غلاموں نے آپ عَلَیہِ السَّلام کے ساتھ تکبیر کہی پس جب وہ مکان کے دروازے تک پہنچے تو افسروں فوجیوں نے جب آپ عَلَیہِ السَّلام کو اس حُلیے و ہیئت میں دیکھا تو وہ سب اپنی سواریوں سے کود پڑے اور انتہائی خفت کے ساتھ اپنے جوتے پاؤں سے اُتار دیئے اور ان سب میں سب سے زیادہ بہتر حالت میں وہ تھا کہ جس کے پاس کوئی چُھری تھی تو اُس نے اپنے جوتے کے تسمے کاٹے اور پاؤں نکال کر پابرہنہ پیدل ہو گیا۔[٢٤]

راوی کہتا ہے حضرت امام رضا عَلَیہِ السَّلام نے گھر کے دروازے پر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ عَلَیہِ السَّلام کے ساتھ تکبیر کہی ہمیں خیال و تصور ہوتا تھا کہ آسمان اور دیواریں بھی آپ عَلَیہِ السَّلام کے ساتھ تکبیر کہہ رہی ہیں اور لوگ حضرت عَلَیہِ السَّلام کی تکبیر سن کر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، اس حد تک کہ مَرو کا شہر لوگوں کے گریہ و بکاء کی آواز سے لرزنے لگا۔ جب یہ خبر مامون تک پہنچی تو وہ ڈر گیا کہ اگر حضرت عَلَیہِ السَّلام اس کیفیت میں عید گاہ تک پہنچ گئے تو لوگ آپ عَلَیہِ السَّلام کے مرید اور فریفتہ ہو جائیں گے تو اس نے حضرت عَلَیہِ السَّلام کو نہ جانے دیا اور کسی کو آپ عَلَیہِ السَّلام کی خدمت میں بھیجا اور کہا ہم نے آپ عَلَیہِ السَّلام کو زحمت و تکلیف دی، آپ عَلَیہِ السَّلام واپس ہو جائیں اور اپنے آپ عَلَیہِ السَّلام کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ جو شخص ہر سال عید کی نماز پڑھاتا ہے وہی نماز پڑھا دے گا، حضرت عَلَیہِ السَّلام نے اپنا جوتا منگوایا اور سوار ہو کر واپس چلے گئے۔[٢٥]

---

[٢٣]. الكافي (ط – الإسلامية) ؛ ج١ ؛ ص٤٨٩.

[٢٤]. الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد ؛ ج٢ ؛ ص٢٦٥.

[٢٥]. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج٢، ص: ١٥١.

مامون کی منافقت اور امام رضا عَلَیہِ السّلام سے باطنی دشمنی

مؤلف فرماتے ہیں کہ اگرچہ مامون ظاہراً حضرت امام علی رضا عَلَیہِ السّلام کی توقیر و تعظیم میں کوشاں رہتا تھا اور آپ عَلَیہِ السّلام کے احترام میں کوتاہی نہیں برتا تھا لیکن اپنے باطن کی شیطنت اور منافقت کے سبب دل میں امام عَلَیہِ السّلام کی دشمنی اور کینہ بسائے ہوئے تھا اور بحکمِ قرآن: هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ[26] وہ دشمن ہیں ان سے بچو۔ وہ دشمن واقعی بلکہ آپ عَلَیہِ السّلام کا سخت ترین دشمن تھا جو کہ بظاہر تو محبت و دوستی اور خوش زبانی کے ذریعے امام عَلَیہِ السّلام کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن باطن میں سانپ کی طرح آپ عَلَیہِ السّلام کو ڈستا اور ہمیشہ آپ عَلَیہِ السّلام کو زہر کے گھونٹ پلاتا رہتا لہذا جس وقت سے آپ عَلَیہِ السّلام ولی عہد کے منصب پر فائز ہوئے تب سے ہی آپ عَلَیہِ السّلام کی مصیبت، اذیت اور صدمات کی ابتداء ہو گئی اور آپ عَلَیہِ السّلام کی بیعت کرنے کے دن ہی حضرت عَلَیہِ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضرت عَلَیہِ السّلام کی خدمت میں تھا اور حضرت عَلَیہِ السّلام کو منصب نصیب ہوا اس وجہ سے میں خوش حال تھا اتنے میں حضرت عَلَیہِ السّلام نے مجھے اپنے قریب بلایا اور آہستہ سے مجھ سے فرمایا:

لَا تَشْغَلْ قَلْبَكَ بِهَذَا الْأَمْرِ وَ لَا تَسْتَبْشِرْ لَهُ فَإِنَّهُ شَيْءٌ لَا يَتِم.

اپنی سوچ و فکر اس امر (ولی عہدی) میں مشغول نہ کرو اور اس معاملہ سے خوش نہ ہو کیونکہ یہ کام تکمیل کو نہیں پہنچے گا اور میں اس حال میں باقی نہیں رہوں گا۔[27]

علی بن جہم[28] کی حدیث میں ہے کہ جب مامون نے علماء و فقہاء کو جمع کیا تاکہ امام علی رضا عَلَیہِ السّلام کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ کریں تو آپ عَلَیہِ السّلام ان سب پر غالب آئے اور سب نے حضرت عَلَیہِ السّلام کی فضیلت کا اقرار کیا اور حضرت عَلَیہِ السّلام مامون کی مجلس سے اُٹھ کر اپنے حجرے میں واپس تشریف لے گئے تو میں

---

[26]. سورہ منافقون، آیت نمبر ۴.

[27]. بحار الأنوار (ط - بيروت) ؛ ج‏49 ؛ ص147.

[28]. عیون الاخبار کی روایت میں راوی کا نام حسن بن جہم ہے لیکن مؤلف نے اسے علی بن محمد بن جہم سے روایت کیا ہے۔

آپ عَلَیہِ السَّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کا شکر ہے کہ اس نے مامون کو آپ عَلَیہِ السَّلام کا مطیع قرار دیا ہے اور وہ آپ عَلَیہِ السَّلام کی بہت عزت کرتا ہے اور آپ عَلَیہِ السَّلام کی تعظیم میں مسلسل کوشاں رہتا ہے۔
آپ عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا:
يَا ابْنَ الْجَهْمِ لَا يَغُرَّنَّكَ مَا أَلْفَيْتَهُ عَلَيْهِ مِنْ إِكْرَامِي وَ الِاسْتِمَاعِ مِنِّي فَإِنَّهُ سَيَقْتُلُنِي بِالسَّمِّ وَ هُوَ ظَالِمٌ إِلَيَّ إِنِّي أَعْرِفُ ذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيَّ مِنْ آبَائِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَاكْتُمْ هَذَا مَا دُمْتُ حَيّا.[۲۹]

اے ابن جہم! تو نے جو مامون کا میرے ساتھ رویہ دیکھا ہے کہ جس طرح میرا احترام کرتا ہے اور میری باتیں غور سے سنتا ہے، یہ چیز تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے کیونکہ عنقریب وہ مجھے ظلم و ستم کے ساتھ زہرِ دغا سے شہید کرے گا اور میں یہ بات ایک عہد و پیمان کی وجہ سے جانتا ہوں جو میرے آباؤ اجداد کی طرف سے مجھ تک پہنچا ہے پس جب تک میں زندہ ہوں اس بات کو پوشیدہ رکھنا کسی سے بیان نہ کرنا۔
خلاصہ یہ کہ ہمیشہ باطن میں مامون کے بُرے رویے سے آپ عَلَیہِ السَّلام کے دل کو دکھ درد پہنچتا رہا اور آپ عَلَیہِ السَّلام کسی سے اس کا اظہار نہیں کر سکتے تھے اور آخر میں آپ عَلَیہِ السَّلام اتنا تنگ آگئے تھے کہ خدا سے موت کی درخواست کی جیسا کہ آپ عَلَیہِ السَّلام کا خادم، یاسر کہتا ہے کہ ہر جمعہ کے دن جب آپ عَلَیہِ السَّلام جامع مسجد سے واپس آتے تو پسینہ میں شرابور اور غبار آلود حالت میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتے اور عرض کرتے:
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فَرَجِي مِمَّا أَنَا فِيهِ بِالْمَوْتِ فَعَجِّلْهُ إِلَيَّ السَّاعَةَ.[۳۰]
خدایا! اگر میرے حالات میں سکون اور آرام میری موت پر منحصر ہے تو اسی وقت میری موت میں تعجیل فرما۔

---

۲۹. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج۲ ؛ ص۲۰۲.
۳۰. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج۲ ؛ ص۱۵.

اور آپ عَلَیہِ السَّلَام ہمیشہ غم واندوہ میں رہتے یہاں تک کہ دنیا سے کوچ فرما گئے۔ اگر کوئی غور و فکر کرنے والا مامون کے امام علی رضا عَلَیہِ السَّلَام کے ساتھ برتاؤ اور رویئے میں غور و فکر کرے تو وہ اس مطلب کی تائید کرے گا کہ آیا کوئی عاقل شخص تصور کر سکتا ہے کہ مامون جیسا دنیا پرست جو خلافت و ریاست کی لالچ میں حکم دے کہ اس کے بھائی محمد امین کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا جائے اور اس کا سَر اس کے پاس لایا جائے اور وہ اسے اپنے گھر کے صحن میں ایک لکڑی پر نصب کر دے اور اپنے لشکر کو حکم دے کہ ہر شخص کھڑے ہو کر اس پر لعنت کرے اور اپنا انعام وصول کرے تو جو شخص اس قدر طالبِ خلافت و مُلک ہو، وہ امام علی رضا عَلَیہِ السَّلَام کو مدینہ سے مَرو بلاتا ہے اور دو ماہ تک اصرار کرتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے معزول ہو جاؤں اور خلافت کا لباس آپ عَلَیہِ السَّلَام کو پہنا دوں تو کیا سوائے شیطنت اور بدی کے کوئی اور نکتہ مامون کے منظورِ نظر ہو سکتا ہے؟!؟! حالانکہ خلافت مامون کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی اور خلافت اور حکومت کے لئے کہا گیا ہے اَلْمُلْکُ عَقِیْمٌ کہ ملک بانجھ عورت کی طرح ہے (یعنی یہ کسی رشتہ ناطے کا لحاظ نہیں کرتی)۔ اس کے بھائی امین نے اسے خوب پہچانا ہوا تھا جیسا کہ اس نے احمد بن سلام سے کہا جب اس کو گرفتار کر لیا گیا تھا کہ آیا مامون مجھے قتل کر دے گا؟ احمد کہنے لگا نہیں وہ تجھے قتل نہیں کرے گا کیونکہ جذبہ رحم اس کے دل کو تجھ پر مہربان کر دے گا۔ اس پر امین کہنے لگا:

هَيْهَاتَ اَلْمُلْكُ عَقِيْمٌ لَا رَحِمَ لَهُ

یہ بات بہت بعید ہے۔ مُلک بانجھ ہے اور ملک و سلطنت کے حصول میں کوئی رحم اور سگی رشتہ داری نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ مامون نہیں چاہتا تھا کہ حضرت رضا عَلَیہِ السَّلَام کی فضیلت ظاہر ہو جیسا کہ نمازِ عید اور دوسری روایات سے یہ بات بالکل واضح ہے۔

رجاء بن ابی ضحاک کی روایت کے آخر میں ہے کہ جب رجاء نے امام علی رضا عَلَیہِ السَّلَام کے فضائل اور عبادات کا حال مامون کے سامنے نقل کیا تو مامون نے کہا:

فَلَا تُخْبِرْ أَحداً بِمَا شَاهَدْتَهُ مِنْهُ لِئَلَّا يَظْهَرَ فَضْلُهُ إِلَّا عَلَى لِسَانِي

جو کچھ تو نے مجھے بتایا ہے لوگوں کو اس کی خبر نہ دینا (اور اپنی مصلحت و شیطنت کی بناء پر کہا) تاکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے فضائل صرف میری زبان سے ظاہر ہوں۔[31]

آخر میں جب اس نے دیکھا کہ ہر روز حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کے انوارِ علم و کمال اور آثارِ رفعت و جلال لوگوں پر ظاہر ہو رہے ہیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت ان کے دلوں میں گھر کرتی جا رہی ہے تو حسد کی آگ اس کے سینہ میں بھڑکی اور حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کو ٹھکانہ لگانے کی تدبیر کرنے لگا۔ لہذا حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کو زہر دے دیا جیسا کہ شیخ صدوقؒ نے احمد بن علی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو صلت ہروی سے پوچھا کہ:

كَيْفَ طَابَتْ نَفْسُ الْمَأْمُونِ بِقَتْلِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ إِكْرَامِهِ وَ مَحَبَّتِهِ لَهُ وَ مَا جَعَلَ لَهُ مِنْ وِلَايَةِ الْعَهْدِ بَعْدَه؟

کس طرح مامون امام رضا عَلَیْہِ السَّلَام کے قتل پر راضی ہو گیا جبکہ وہ امام رضا عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت احترام اور محبت کرتا تھا یہاں تک اس نے حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا ولی عہد بھی بنا دیا تھا؟

اباصلت نے جواب دیا: مامون نے اس لئے آنحضرت عَلَیْہِ السَّلَام کو عزت دی کیونکہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی فضیلت و بزرگی کو جانتا تھا اور ولی عہدی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس لیے سپرد کی تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ حضرت عَلَیْہِ السَّلَام دنیا کی طرف راغب و مائل ہیں اور ان کے دلوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کم ہو جائے۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ کام سے تو لوگوں کے دلوں میں امام عَلَیْہِ السَّلَام محبت اور زیادہ بڑھ گئی ہے تو اس نے تمام فرقوں کے علماء کو اور یہود و نصاریٰ و مجوس و صابئین و براہمہ و ملحدین و دھریین اور تمام ملل و ادیان کے علماء کو جمع کیا تاکہ وہ حضرت عَلَیْہِ السَّلَام سے مباحثہ و مناظرہ کریں کہ شاید وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر غالب آجائیں تاکہ آنجناب عَلَیْہِ السَّلَام میں کوئی نقص ظاہر ہو اور اس وجہ سے لوگوں کی ان سے محبت اور اعتقاد میں کچھ کمزوری آجائے، اس تدبیر نے بھی اس کے مقصود کے خلاف نتیجہ دیا اور وہ سب بھی حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کے مقابلہ میں مغلوب ہو گئے

---

[31]. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج٢ ؛ ص١٨٣.

بلکہ انہوں نے آپ علیہ السلام کی فضیلت و جلالت کا اقرار کیا، اس لئے جب مامون کے سارے حیلے بے کار ہو گئے تو اس نے امام علیہ السلام کو زہر دے کر شہید کر دیا۔ [٣٢]

مؤلف فرماتے ہیں کہ مجھے مناسب معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام کی مناظرہ کی محفلوں میں سے صرف ایک نشست کی طرف یہاں اشارہ کروں اور اپنی کتاب کو اس سے زینت دوں۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا علماءِ ملل وادیان کے ساتھ مناظرہ

شیخ صدوقؒ نے حسن بن نوفل ہاشمی سے روایت کی ہے جب امام رضا علیہ السلام مامون کے پاس تشریف لے گئے تو مامون نے فضل بن سہل کو حکم دیا کہ وہ اصحابِ گفتگو کو جمع کرے مثلاً:

١. جاثلیق جو نصاریٰ کا رئیس تھا۔
٢. رأس الجالوت جو یہودیوں کا بڑا عالم تھا۔
٣. رؤساءِ صائبین جو گمان کرتے ہیں کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے دین پر ہیں۔ [٣٣]
٤. هِرْبِذِ اَکْبَر کو جو کہ آتش پرستوں کا بزرگ ہے
٥. اصحاب زَرْدُهُشْت ونسطاس رومی [٣٤] اور متکلمین

تاکہ مامون، امام رضا علیہ السلام اور ان لوگوں کی گفتگو سنے۔ پس فضل بن سہل نے ان سب کو جمع کیا اور مامون کو ان کے اجتماع کی خبر دی، مامون کہنے لگا کہ انہیں میرے پاس لاؤ اور جب وہ مامون کے ہاں اکھٹے ہوئے تو اس نے انہیں مرحبا کہا اور ان پر نوازش وعنایت کی اور کہنے لگا کہ میں نے تمہیں خیر کے لیے جمع کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سب میرے چچا زاد بھائی کے ساتھ جو کہ مدینہ سے میرے پاس آیا ہوا

---

٣٢. عيون أخبار الرضا عليه السلام ؛ ج٢ ؛ ص٢٣٩.

٣٣. وہ فرقہ جس کی کوئی شریعت نہیں، نہ کوئی کتاب ہے نہ ہی کوئی رسول، اور اللہ تعالی کی توحید، انبیاء کی نبوّت، مرسلین کی رسالت اور اوصیاء کی وصایت کا انکار کرتے ہیں۔ (منتهى الآمال عربی، ص ٤٦٣، حاشیہ ٤).

٣٤. علمِ طب کا رومی عالم (منتهى الآمال عربی، ص ٤٦٤، حاشیہ ١).

ہے، مناظرہ کرو۔ پس جب صبح ہو تو تم میرے پاس آنا اور تم میں سے کوئی خلاف ورزی نہ کرے۔ وہ سب کہنے لگے: سَمْعاً وَ طَاعَةً يَا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ بسر و چشم، ہم کل صبح ان شاء اللہ حاضر ہوں گے۔ راوی حسن بن محمد نوفلی کہتا ہے کہ ہم امام ابو الحسن الرضا عَلَیہِ السَّلام کے پاس بیٹھے تھے اور کسی حدیث کا ذکر ہو رہا تھا کہ اچانک یاسر جو کہ حضرت امام علی رضا عَلَیہِ السَّلام کے معاملات کا متولی تھا، اندر آیا اور کہنے لگا: اے میرے سید و آقا! امیر المومنین نے آپ عَلَیہِ السَّلام کی خدمت میں سلام کہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام کا بھائی آپ عَلَیہِ السَّلام پر قربان جائے! تمام ملتوں کے اصحاب مقالات اور اہل ادیان و متکلمین میرے پاس جمع ہوئے ہیں، اگر آپ عَلَیہِ السَّلام ان سے گفتگو کرنے کی رغبت رکھتے ہوں تو کل صبح میرے پاس تشریف لے آئیں اور اگر ناپسند کرتے ہیں تو اپنے آپ عَلَیہِ السَّلام کو زحمت نہ دیں اور اگر آپ عَلَیہِ السَّلام کی خواہش ہو کہ ہم آپ عَلَیہِ السَّلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو یہ بھی ہمارے لیے آسان ہے۔ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے اس سے فرمایا:

قُلْ لَهُ قَدْ عَلِمْتُ مَا أَرَدْتَ وَ أَنَا صَائِرٌ إِلَيْكَ بُكْرَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مامون سے کہو کہ میں تمہارے ارادہ کو جانتا ہوں، میں کل صبح انشاء اللہ تمہاری مجلس میں آؤں گا۔ راوی کہتا ہے کہ جب یاسر چلا گیا تو حضرت عَلَیہِ السَّلام نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا: اے نوفلی! تو عراق کا رہنے والا ہے اور عراقیوں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھونڈی نہیں ہے، تیرے چچازاد کا ہمارے لیے اہل شرک و اصحابِ مقالات (یعنی وہ لوگ جو مجالس و محافل میں عملی گفتگو کریں) کو جمع کرنا تیری نظر میں کیا ہے؟

میں نے عرض کی: آپ عَلَیہِ السَّلام پر فدا ہوں! وہ آپ عَلَیہِ السَّلام کا امتحان لینا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام کے علم کی گہرائی اور وسعت کو سمجھے لیکن اس نے غیر محکم اساس پر بنیاد رکھی ہے اور خدا کی قسم اس نے بری بنیاد رکھی ہے۔ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: اس سلسلہ میں اس کی بنیاد کیا ہے؟

میں نے کہا: اصحابِ کلام و بدع، علماء کے برعکس ہوتے ہیں، کیونکہ عالم غیر منکر کا انکار نہیں کرتا جبکہ اصحابِ مقالات و متکلمین و اہل شرک، اصحابِ انکار اور ایک دوسرے کو مبہوت و حیران کرنے والے ہوتے ہیں۔ اگر آپ عَلَیہِ السَّلام ان سے استدلال کریں کہ اللہ ایک ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ اس کی وحدانیت کو

ثابت کریں اور اگر کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ ان کی رسالت کو ثابت کریں، پس وہ انسان کو حیران کر دیتے ہیں اور جب انسان صحت و دلیل سے ان کی بات کو باطل کر دے تو وہ مغالطہ میں ڈالتے ہیں تا کہ انسان اپنی کہی ہوئی بات کو چھوڑ دے اور اپنے قول سے دستبردار ہو جائے پس آپ علیہ السلام ان سے بچیئے، میں آپ علیہ السلام پر فدا ہو جاؤں۔

حضرت علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے نوفلی! کیا تمہیں ڈر ہے کہ وہ میری دلیلوں کو توڑ دیں گے؟ میں نے عرض کی: خدا کی قسم! میں ہر گز آپ علیہ السلام کے متعلق یہ گمان نہیں رکھتا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خداوند عالم آپ علیہ السلام کو ان پر انشاء اللہ کامیابی عنایت فرمائے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے نوفلی! کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں معلوم ہو کہ مامون کس وقت اپنے عمل پر پشیمان ہو گا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

إِذَا سَمِعَ احْتِجَاجِي عَلَى أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الزَّبُورِ بِزَبُورِهِمْ وَ عَلَى الصَّابِئِينَ بِعِبْرَانِيَّتِهِمْ وَ عَلَى الْهَرَابِذَةِ بِفَارِسِيَّتِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الرُّومِ بِرُومِيَّتِهِمْ وَ عَلَى أَصْحَابِ الْمَقَالاتِ بِلُغَاتِهِمْ فَإِذَا قَطَعْتُ كُلَّ صِنْفٍ وَ دَحَضَتْ حُجَّتُهُ وَ تَرَكَ مَقَالَتَهُ وَ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي عَلِمَ الْمَأْمُونُ أَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي هُوَ بِسَبِيلِهِ لَيْسَ هُوَ بِمُسْتَحِقٍّ لَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَكُونُ النَّدَامَةُ مِنْهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

جب مامون میرے اہل توریت کے خلاف انکی توریت سے اور اہل انجیل کے خلاف انکی انجیل سے اور اہل زبور کے خلاف انکی زبور سے اور صائبین کے خلاف انکی عبرانی زبان سے اور آتش پرستوں کے خلاف ان کی فارسی زبان سے اور رومیوں کے خلاف ان کی رومی زبان سے اور اہل مقالات کے خلاف ان کی اصطلاحات سے دلیل لانے کو سُنے گا اور جب میں ہر صنف کا منہ بند کر دوں گا اور ان کی دلیلیں باطل ہو جائیں گی اور ہر ایک اپنا قول چھوڑ کر میری بات کا قائل ہو جائے گا تو اس وقت مامون کو پتہ چلے گا کہ وہ مقام کہ جس پر وہ بیٹھا ہے وہ اس کا مستحق نہیں، تو وہ اس وقت پشیمان ہو گا۔ اور کوئی طاقت و قوت سوائے خدائے بلند و بالا کے کسی کی نہیں۔

پس جب صبح ہوئی تو فضل بن سہل آیا اور آنجناب علیہ السلام سے عرض کی: آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! آپ علیہ السلام کا چچازاد آپ علیہ السلام کا منتظر ہے اور وہ سب لوگ جمع ہو گئے ہیں پس تشریف لانے کے متعلق آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم چلو میں انشاء اللہ تمہارے پیچھے آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے وضو کیا اور ستو کا ایک گلاس پیا اور ہمیں بھی ستو پلائے۔ اس کے بعد باہر نکلے اور ہم بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ چلے یہاں تک کہ مامون کے دربار میں داخل ہوئے دیکھا کہ دربار لوگوں سے بھرا ہوا ہے اور محمد بن جعفر، طالبین اور بنی ہاشم کے درمیان بیٹھا تھا اور افسرانِ لشکر حاضر تھے۔ پس جب امام رضا علیہ السلام داخل ہوئے تو مامون اور محمد بن جعفر کھڑے ہو گئے اور تمام بنی ہاشم بھی آپ علیہ السلام کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام مامون کے ساتھ بیٹھ گئے اور باقی تمام لوگ کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے حکم دیا تو تمام لوگ بیٹھ گئے اور مامون کا رخ مسلسل امام علیہ السلام کی طرف رہا اور وہ آپ علیہ السلام سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتا رہا۔ اس کے بعد مامون نے جاثلیق کی طرف رخ کیا جو نصاریٰ کا عالم تھا اور کہا کہ اے جاثلیق! یہ میرے چچازاد بھائی علی بن موسیٰ بن جعفر علیہم السلام، اولاد جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا دختر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سے گفتگو و مناظرہ کرو اور انصاف کے ساتھ ان سے پیش آؤ۔

جاثلیق کہنے لگا: اے امیر المومنین! میں کس طرح اس شخص سے مباحثہ اور مناظرہ کروں جو میرے سامنے ایسی کتاب کی دلیل پیش کرے کہ جس کا میں منکر ہوں اور ایسے پیغمبر کے قول کو پیش کرے کہ جس پیغمبر پر میں ایمان نہیں رکھتا؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے جاثلیق! اگر میں تیری انجیل سے دلیل پیش کروں تو کیا تو اس کا اقرار و اعتراف کرے گا؟

ADIL FURNISHERS & GENERAL CONTRACTOR

Shabbir Ali +92 321 2419 020
Ali Asghar +92 333 2136 519
(Raju Bhai)

Interior & Exterior Work Expert

ہر قسم کی لکڑی، ایلومینیم، شیشے، رنگ، بجلی، پلمبرنگ،
آفس اور گھر کے فرنیچر کا کام نہایت اعتماد کے ساتھ کیا جاتا ہے

15% OFF

خوشخبری

آرڈر دینے کیلئے اس اشتہار کو ساتھ لایئے اور 15% کی بچت حاصل کریں

Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B, M.A. Jinnah Road, Numaish, Karachi.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

دنوں پر پڑتے تو شب تاریک ہو جاتے (فاطمہؑ)

(حدیث)

HAIDERY PILGRIMS

Managing your spiritual journey !

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا

میرے اُوپر ایسے مصائب پڑے ہیں کہ اگر وہ

NOHA KHUWAN
JOAN RIZVI

AYYAM E FATIMIYAH SA 1442

22nd Jan 2020 | 15 DAYS

IRAN — USD 565$

IRAN & SYRIA — USD 990$

MAULANA
QAMAR ALI LILANI

AYYAM E FATIMIYAH SA 1442

UMRAH GROUP JAN 2020

22nd Jan 2020

15 DAYS

STARTING FROM

USD 899$

MAULANA
SYED MOOSA RAZA NAQVI

UMRAH-E-RAJABIYAH

13th RAJAB IN MAKKAH

1st March 2020

12 DAYS

STARTING FROM

USD 899$

MAULANA
QAMAR ALI LILANI

JASHAN-E-ANWAAR SHABAN

IN IRAQ 1442 - 2020

24th March 2020

11 DAYS

MANQABAT KHUWAN
SYED WAJHI HASSAN ZAIDI

USD 720$

MAULANA
MUHAMMAD IRFAN AVD

UMRAH-E-SHABANIA

15th SHABAN IN MAKKAH

3rd April 2020

12 DAYS

STARTING FROM

USD 899$

MAULANA
GHULAM RAZA ROOHANI

Bilal Muhammad
0321-2744484
0300-8929280

Syed Najam
0333-3431638

Yawar Hussain
0310-2811566

haiderypilgrims Office Timing: 12:00 pm to 9:00 pm

For more Details Contact:

0310 / 0332 HAIDERY (4243379)

haiderypilgrims@gmail.com www.haiderypilgrims.com

Shop No. 1, Al-Zahida Building Opp. Nishter Park,
Soldier Bazar No. 2, Karachi.

Find us on:
AL-ZAYIR

DESIGNED & PRINT BY KHAN GRAPHICS: 0312-1108093

جاثلیق کہنے لگا: کیا میں قدرت رکھتا ہوں کہ اس چیز کو رَد کروں جو انجیل میں تحریر ہے؟ ہاں خدا کی قسم میں اس کا اقرار کروں گا۔

حضرت علیہ السلام نے جاثلیق سے فرمایا: پھر سوال کرو اور اس کا جواب لو۔

جاثلیق کہنے لگا: آپ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت و کتاب کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ کیا ان دونوں میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اقرار کرتا ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور انکی کتاب کا اور اس چیز کا جس کی بشارت انہوں نے اپنی اُمّت کو دی تھی اور حواریین نے اس کا اقرار کیا لیکن میں ہر اُس عیسیٰ کی نبوت کا انکار کرتا ہوں جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور ان کی کتاب کا اقرار نہیں کیا اور اپنی امت کو اس کی خوشخبری نہیں دی۔

جاثلیق کہنے لگا: کیا ایسا نہیں کہ احکام کا فیصلہ دو شاہد عادل کے ذریعے ہوتا ہے؟

فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

عرض کرنے لگا: پھر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنے اہل ملت و مذہب کے علاوہ دو ایسے گواہ پیش کیجئے ملت نصرانیت میں سے کہ جن کی گواہی قابلِ قبول ہو اور اس قسم کا سوال ہماری اہل ملت کے علاوہ لوگوں سے بھی کیجئے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی! اب تو انصاف پر آیا ہے۔ کیا اس عادل کو قبول نہیں کرو گے جو مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزدیک مقدم و بزرگ تھا۔

جاثلیق کہنے لگا: یہ کون عادل ہے مجھے اس کا نام بتایئے۔

فرمایا: تمہارا یوحنائے دیلمی کے حق میں کیا خیال ہے؟

عرض کرنے لگا: بخٍ بخٍ واہ واہ کیا کہنا! آپ علیہ السلام نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ جناب مسیح علیہ السلام کا دوست و محبوب تھا۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

فَأَقْسَمْتُ عَلَيْكَ هَلْ نَطَقَ الْإِنْجِيلُ أَنَّ يُوحَنَّا قَالَ إِنَّ الْمَسِيحَ أَخْبَرَنِي بِدِينِ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيِّ وَ بَشَّرَنِي بِهِ أَنَّهُ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَبَشَّرْتُ بِهِ الْحَوَارِيِّينَ فَآمَنُوا بِهِ

میں تجھے قسم دیتا ہوں! کیا انجیل یہ کہتی ہے کہ یوحنّا نے کہا کہ مسیح علیہ السلام نے مجھے دینِ محمّدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بعد ہیں اور میں نے اس کی خوشخبری حواریین کو دی ہے اور وہ حواریین محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے اور انھوں نے اسے قبول کر لیا؟

جاثلیق کہنے لگا: یوحنانے یہ بات مسیح علیہ السلام سے نقل کی ہے اور ایک شخص کی نبوت، اس کے اہل بیت علیہم السلام اور اس کے وصی علیہ السلام کی بشارت دی ہے لیکن یہ تشخیص نہیں کی کہ کس زمانہ میں ہو گا اور ان کے نام بھی بیان نہیں کیا تا کہ میں انہیں پہچان سکوں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہم کوئی ایسا شخص لے آئیں جو انجیل کی قرأت کرتا ہو اور تیرے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے اہل بیت علیہم السلام اور ان کی امت کے ذکر کی تلاوت کرے تو کیا تو ایمان لے آئے گا؟

عرض کی: جی ہاں۔ یہ پختہ و محکم بات ہے۔

حضرت علیہ السلام نے نسطاس رومی کی طرف رخ کیا اور فرمایا: تجھے انجیل کا سفر سوم کسی طرح حفظ ہے؟

عرض کی: مجھے بڑی اچھی طرح حفظ ہے۔

پھر حضرت علیہ السلام نے راس الجالوت کی طرف رخ کیا اور فرمایا: کیا تم انجیل پڑھا کرتے ہو؟

عرض کیا: مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ میں اسے پڑھا کرتا ہوں۔

فرمایا: پس کان لگا کر مجھ سے اس کا سفر سوم سنو اب اگر اس میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے اہل بیت علیہم السلام اور ان کی امت کا ذکر ہو تو میرے حق میں گواہی دینا اور اگر نہ ہو تو پھر میرے حق میں گواہی نہ دینا۔

پس آنحضرت علیہ السلام نے سفر سوم کی قرأت کی، یہاں تک کہ اس جگہ تک پہنچے کہ جہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ تھا تو آپ علیہ السلام نے توقف کیا اور رک گئے۔

پھر فرمایا: اے نصرانی تجھے مسیح علیہ السلام اور اس کی والدہ علیہا السلام کے حق کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تجھے معلوم نہیں ہوا کہ میں انجیل کا علم رکھتا ہوں؟

عرض کی: جی ہاں۔

پس آپ علیہ السلام نے ہمارے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام اور انکی امت کے ذکر کی تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: اے نصرانی! کیا کہتے ہو یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا قول ہے۔ اگر اس بات کی تکذیب کرو جو انجیل کہہ رہی ہے تو موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرو گے اور جب اس ذکر کا انکار کرو گے تو تمہارا قتل واجب ہو جائے گا کیونکہ تم اپنے پروردگار اور اپنے پیغمبر اور کتاب کے کافر و منکر ہو جاؤ گے۔

جاثلیق کہنے لگا: میں اس چیز کا انکار نہیں کرتا جو بے شک میرے سامنے ظاہر ہو چکی ہے کہ انجیل میں ہے بلکہ اس کا اقرار کرتا ہوں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اقرار پر گواہ رہنا۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے جاثلیق! جس چیز کے متعلق چاہو سوال کرو۔

جاثلیق کہنے لگا مجھے یہ بتایئے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے حواریوں کی تعداد کتنی تھی اور علماء انجیل کتنے تھے؟

حضرت نے فرمایا: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ یعنی تمہارا واسطہ باخبر اور آگاہ شخص پڑا ہے۔ یاد رکھو کہ حوارین بارہ افراد تھے اور ان میں سے افضل و اعلم أَلُوقَا تھا اور علماء نصاریٰ تین اشخاص تھے: یوحنّا اکبر جو کہ اَجّ میں رہتا تھا اور یوحنّا جو قَرْقِیسِیَا میں رہتا تھا اور یوحنّا دیلمی جو زَجان میں رہتا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے اہل

بیت علیہم السلام اور امت کا ذکر اس کے پاس تھا اور یہ وہی شخص ہے کہ جس نے امت عیسیٰ اور بنی اسرائیل کو حضرت ﷺ کی بشارت دی تھی۔

پھر فرمایا:

يَا نَصْرَانِيُّ وَ اللَّهِ إِنَّا لَنُؤْمِنُ بِعِيسَى الَّذِي آمَنَ بِمُحَمَّدٍ ص وَ مَا نَنْقِمُ عَلَى عِيسَاكُمْ شَيْئاً إِلَّا ضَعْفَهُ وَ قِلَّةَ صِيَامِهِ وَ صَلَاتِهِ!

اے نصرانی! خدا کی قسم! ہم اُس عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں کہ جو خود محمد مصطفےٰ ﷺ پر ایمان لائے تھے اور تمہارے عیسیٰ کی کوئی چیز مجھے ناپسند نہیں سوائے اس کے کہ وہ کمزور تھے، اور نماز وروزہ بہت کم انجام دیتے تھے۔

جاثلیق کہنے لگا: خدا کی قسم! آپ علیہ السلام نے اپنے علم کو خراب اور فاسد کیا ہے اور اپنے معاملہ کو کمزور کر دیا اور میں آپ علیہ السلام کے متعلق گمان نہیں کرتا تھا مگر یہ کہ آپ علیہ السلام اہل اسلام کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: میں نے کیا غلط کہا؟

جاثلیق کہنے لگا: آپ علیہ السلام کا یہ قول کہ عیسیٰ کمزور تھے اور بہت کم نماز وروزہ انجام دیتے تھے۔ حالانکہ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی دن میں افطار نہیں کیا اور کبھی رات میں نہیں سوئے اور ہمیشہ دن میں روزے اور رات میں عبادت میں قائم رہتے۔

حضرت علیہ السلام نے فوراً فرمایا: فَلِمَنْ كَانَ يَصُومُ وَ يُصَلِّي؟

عیسیٰ علیہ السلام کس کے لیے نماز اور روزہ بجالاتے تھے؟!

فَخَرِسَ الْجَاثَلِيقُ وَ انْقَطَعَ ، جاثلیق آپ علیہ السلام کے جواب سے گنگ رہ گیا اور اس کی گفتگو ختم ہو گئی۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی! میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں۔

عرض کی: پوچھیے اگر جانتا ہوں گا تو ضرور جواب دوں گا۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں انکار کرتے ہو کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام حکم خدا سے مردوں کو زندہ کرتے تھے؟

جاثلیق کہنے لگا: میرا انکار اس وجہ سے ہے کہ جو شخص مردہ کو زندہ کرے، مادرزاد اندھے کو بینا اور جزام کے بیمار کو درست کر دے وہ خدا ہے اور مستحقِ عبادت ہے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

۱. الیسع پیغمبر علیہ السلام نے بھی وہی کیا جو عیسیٰ علیہ السلام کرتے تھے وہ پانی پر چلتے تھے مردہ کو زندہ، مادرزاد نابینا کو بینا اور جذام کی بیماری والے کو ٹھیک کر دیتے تھے، اس کی امت نے تو اُسے خدا نہیں بنالیا اور کسی نے اس کی عبادت نہیں کی ہے۔

۲. حزقیل پیغمبر علیہ السلام سے بھی وہی چیزیں صادر ہوئیں جو عیسیٰ علیہ السلام سے صادر ہوئیں انہوں نے پینتیس ہزار افراد کو مرنے کے بعد زندہ کیا جب کہ انہیں مرے ہوئے ساٹھ سال گذر چکے تھے۔ پھر آپ علیہ السلام نے رأس الجالوت کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے رأس الجالوت! کیا تو ریت میں تجھے ملتا ہے کہ یہ پینتیس ہزار افراد بنی اسرائیل کے جوانوں میں سے تھے، جب بخت نصر نے بیت المقدس میں جنگ کی تو انہیں بنی اسرائیل کے باقی قیدیوں سے الگ کر لیا اور انہیں شہر بابل لے گیا، پس اللہ تعالیٰ نے حزقیل علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں زندہ کیا اور یہ چیز توریت میں موجود ہے اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا مگر وہ جو تم میں سے کافر ہو جائے۔ رأس الجالوت کہنے لگا: ہم نے یہ سنا بھی ہے اور جانا بھی ہے۔ فرمایا: تُو نے سچ کہا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے یہودی! توریت سے اس سفر کو مجھ سے لے لو۔ پس آپ علیہ السلام نے توریت کی چند آیات پڑھیں اور وہ یہودی آپ علیہ السلام کی طرف متوجہ تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت علیہ السلام پڑھیں اور اسے تعجب ہوتا تھا کہ حضرت علیہ السلام کس طرح یہ پڑھ رہے ہیں۔ پھر حضرت علیہ السلام نے اس نصرانی یعنی جاثلیق کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے نصرانی! آیا

یہ پینتیس ہزار افراد عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے تھے یا عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ سے پہلے تھے؟

عرض کی: یقیناً یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے تھے۔

۳۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا: قریش کے ایک گروہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاکر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مردوں کو زندہ کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف رخ کیا اور فرمایا: قبرستان میں جاؤ اور بلند آواز سے اس گروہ کے نام پکارو کہ جنہیں یہ لوگ چاہتے ہیں پھر اپنی زبان پر جاری کرو: اے فلاں! اور اے فلاں! اور اے فلاں! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے کہہ رہے ہیں کہ باذن خدا عزوجل کھڑے ہو جاؤ۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ فَقَامُوا يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُءُوسِهِمْ پس ان کے مردے کھڑے ہوگئے اس حال میں کہ وہ اپنے سروں سے خاک جھاڑ رہے تھے۔ پس طائفہ ٔ قریش نے ان مردوں کی طرف رخ کیا اور ان سے ان کے امور و حالات پوچھنے لگے اور انہوں نے انہیں بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث بہ رسالت ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ہم چاہتے تھے کہ کاش ہم ان کا زمانہ پاتے اور ان پر ایمان لے آتے۔ پس حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مادر زاد اندھوں اور جذام والوں اور دیوانوں کو درست کیا ہے اور حیوانات، پرندوں اور جن و شیاطین نے ان سے گفتگو کی ہے باوجود اس کے ہم نے انہیں خدا نہیں مانا اور ہم کسی نبی کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے لیکن نہ اس حد تک کہ ہم انہیں خدا سمجھنے لگیں۔ تم جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا کہتے ہو پھر الیسع علیہ السلام اور حزقیل علیہ السلام کو کیوں خدا نہیں کہتے؟ حالانکہ یہ دونوں بزرگوار بھی مردہ کو زندہ کرنے اور دوسرے امور میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرح تھے۔

۴. بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے اپنے شہر سے طاعون کے وَ هُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ [۳۵] اور مرنے کے ڈر سے فرار اختیار کیا پس خداوند کریم نے ان سب کو ایک ہی وقت میں مار دیا۔ اس بستی والوں نے جہاں یہ لوگ مر رہے تھے وہاں ایک دیوار کھڑی کر دی وہ اسی طرح رہے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو گئیں، پس وہاں سے بنی اسرائیل میں سے ایک نبی گزرے اور انہوں نے ان مرنے والوں پر اور ان کی بوسیدہ ہڈیوں پر تعجب کیا۔ پس پروردگار عالم کی طرف سے اس نبی کو وحی ہوئی: أَتُحِبُّ أَنْ أُحْيِيَهُمْ لَكَ فَتُنْذِرَهُمْ کیا تم چاہتے ہو کہ میں انہیں زندہ کروں تا کہ تم انہیں (عذاب الٰہی سے) ڈرایا کرو؟ عرض کی: ہاں اے میرے پروردگار! وحی آئی کہ انہیں پکارو۔ تو اس پیغمبر نے کہا: اے بوسیدہ ہڈیوں! اذنِ خدا سے کھڑے ہو جاؤ پس ایک ہی دفعہ میں وہ سب زندہ ہو گئے اس حال میں کہ وہ اپنے سروں سے خاک جھاڑ رہے تھے۔

۵. اسی طرح حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام خلیل الرحمان نے چار پرندے لئے اور ریزہ ریزہ کیا عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً [۳۶] اور ہر جزو کو ایک پہاڑ پر رکھا پس ان پرندوں کو پکارا ایک ہی دفعہ میں وہ سب آپ عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف آ گئے۔

۶. حضرت موسیٰ بن عمران عَلَيْهِ السَّلَام اپنے اصحاب میں سے ستر افراد کے ساتھ کہ جنہیں اپنی قوم میں سے منتخب کیا تھا پہاڑ کی طرف گئے پس انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے کہا کہ آپ عَلَيْهِ السَّلَام نے خدا کو دیکھا ہے ہمیں بھی اسی طرح دکھائیں جس طرح خود دیکھا ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ کہنے لگے: لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى

---

[۳۵]. سورہ بقرہ، آیت ۲۴۳.

[۳۶]. سورہ بقرہ آیت ۲۶۰.

نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً [37] فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ [38] ہم آپ عَلَیہِ السَّلام پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک واضح طور پر ہمیں خدا کا دیدار نہیں کرائیں گے۔ پس ان سب پر بجلی گری اور وہ جل کر خاک ہو گئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلام تنہا رہ گئے تو عرض کی: اے پروردگار میں نے بنی اسرائیل میں سے ستر افراد چنے تھے اور ان سب کے ساتھ آیا تھا اب اگر میں تنہا واپس جاؤں اور انہیں بتاؤں تو میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَ إِيَّايَ أَ تُهْلِكُنا بِما فَعَلَ السُّفَهاءُ مِنَّا [39] اور اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے انہیں اور مجھے ہلاک کر سکتا تھا۔ تو کیا تو اس کام کی وجہ سے جو ہم میں سے بے وقوف لوگوں نے کیا ہے ہمیں ہلاک کرتا ہے؟ پس خداوند عالم نے ان سب کو ان کے مر جانے کے بعد زندہ کیا۔

اے جاثلیق! یہ جتنے واقعات میں نے بیان کئے ہیں ان میں سے کسی ایک کو رَد کرنے کی تجھ میں قدرت نہیں ہے کیونکہ یہ توریت، انجیل، زبور اور قرآن پاک میں موجود ہیں پس اگر جو شخص بھی مردے کو زندہ کرے اور مادر زاد اندھے، جذام کی بیماری والے اور دیوانے کو درست کرے تو وہ عبادت کے لائق ہے خدا کے علاوہ تو پھر ان سب کو خدا مان لو، اب کیا کہتے ہو؟

جاثلیق نے عرض کی: بیشک بات آپ عَلَیہِ السَّلام ہی کی صحیح ہے ولا الہ الا اللہ۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

جاثلیق کہنے لگا: اے مسلمانوں کے عالم مجھے معاف کیجئے۔ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: میں نے معاف کیا۔ اے نصرانی! جو چاہو سوال کرو۔

---

[37] . سورہ بقرہ آیت ۵۵.

[38] . سورہ نساء آیت ۱۵۳.

[39] سورہ اعراف آیت ۱۵۵.

جاثلیق کہنے لگا: اب میرے علاوہ کوئی اور شخص آپ عَلَیہِ السَّلام سے سوال کرے۔ حضرت مسیح عَلَیہِ السَّلام کے حق کی قسم! میں گمان نہیں کرتا کہ مسلمانوں کے علماء میں آپ عَلَیہِ السَّلام جیسا کوئی ہو۔

پس آپ عَلَیہِ السَّلام نے رأس الجالوت کی طرف رخ کیا اور فرمایا: تو مجھ سے سوال کرے گا یا میں تجھ سے سوال کروں؟

عرض کی: بے شک میں ہی سوال کروں گا اور میں آپ عَلَیہِ السَّلام کی کوئی دلیل قبول نہیں کروں گا مگر جو توریت، انجیل اور زبورِ داؤد سے ہو یا ایسی ہو جو صُحُفِ ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام میں ہو۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: مجھ سے کوئی دلیل قبول نہ کرو مگر وہ جو توریت نے زبانِ موسیٰ بن عمران عَلَیہِ السَّلام، انجیل نے زبانِ عیسیٰ بن مریم عَلَیہِ السَّلام اور زبور نے زبانِ داؤد عَلَیہِ السَّلام سے بیان کی ہو۔

پس رأس الجالوت کہنے لگا: محمد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کی نبوت کہاں سے ثابت کرتے ہیں؟

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیہِ السَّلام، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، حضرت داؤد عَلَیہِ السَّلام زمین میں خدا کے خلیفہ نے دی ہے۔

کہنے لگا: آپ موسیٰ بن عمران عَلَیہِ السَّلام کا قول ثابت کریں۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: اے یہودی! تجھے کیا معلوم ہے کہ حضرت موسی عَلَیہِ السَّلام نے بنی اسرائیل کو وصیت کی کہ عنقریب تمہارے پاس تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی آئے گا تم اس کے کلام کی تصدیق کرنا اور اس کی بات کو سننا!۔ پس اگر تم یعقوب عَلَیہِ السَّلام کے اسماعیل عَلَیہِ السَّلام سے رشتہ و قرابت کو جو کہ ان کے درمیان ابراہیم عَلَیہِ السَّلام کی طرف سے تھی، جانتے اور پہچانتے ہو تو کیا تمہیں اولادِ اسماعیل عَلَیہِ السَّلام کے علاوہ بنی اسرائیل کے کوئی اور بھائی معلوم ہیں؟

رأس الجالوت کہنے لگا: ہاں یہ موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کا قول ہے اور ہم اسے رَد نہیں کرتے۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: آیا بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سوائے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کے کوئی نبی ہے؟

کہنے لگا: نہیں۔ لیکن آپ یہ بات میرے لئے توریت سے ثابت کریں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم انکار کرتے ہو کہ توریت میں ہے: لَکُمْ جَاءَ النُّورُ مِنْ جَبَلِ طُورِ سَیْنَاءَ وَ أَضَاءَ لَنَا مِنْ جَبَلِ سَاعِیرَ وَ اسْتَعْلَنَ عَلَیْنَا مِنْ جَبَلِ فَارَانَ یعنی نور طور سینا پہاڑ سے آیا اور اس نے ہمیں ساعیر پہاڑ سے روشنی دی اور ہم پر فاران پہاڑ سے آشکار ہوا۔

رأس الجالوت کہنے لگا کہ ان الفاظ کو تو پہچانتا ہوں لیکن ان کی تفسیر کو نہیں جانتا۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے بتاتا ہوں۔ یہ جو نور سیناء پر آیا اس سے مراد وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پہاڑ پر نازل فرمائی اور یہ کہ اس نے ساعیر پہاڑ سے لوگوں کو روشنی دی تو یہ وہ پہاڑ ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر وحی کی جب کہ آپ علیہ السلام پہاڑ کے اوپر تھے اور یہ کہ ہم پر آشکار ہوا فاران پہاڑ سے تو وہ مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک ہے کہ اس کے اور مکہ کے درمیان ایک دن کا راستہ ہے اور شعیا نبی نے توریت میں کہا تیرے اور اصحاب کے قول کی بناء پر رَأَیْتُ رَاکِبَیْنِ أَضَاءَ لَهُمَا الْأَرْضُ أَحَدُهُمَا رَاکِبٌ عَلَى حِمَارٍ وَ الْآخَرُ عَلَى جَمَلٍ یعنی میں نے دو سوار دیکھے کہ جن کے لیے زمین روشن ہو گئی ان میں سے ایک گدھے پر سوار ہے اور دوسرا اونٹ پر پس وہ گدھے کا سوار اور اُونٹ کا سوار کون ہے؟

راس الجالوت کہنے لگا کہ میں تو ان کو نہیں پہچانتا آپ علیہ السلام مجھے بتائیں کہ یہ دونوں کون ہیں؟

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ گدھے کے سوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُونٹ کے سوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیا ان کا توریت میں ہونے کا انکار کرتے ہو؟

کہنے لگا: نہیں، میں انکار نہیں کرتا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: حیقوق پیغمبر علیہ السلام کو پہچانتے ہو؟

عرض کیا: ہاں میں انہیں پہچانتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس حیقوق نبی نے یہ فرمایا جو کہ تمہاری کتاب میں بھی لکھا ہے:

جَاءَ اللَّهُ بِالْبَيَانِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَ امْتَلأَتِ السَّمَاوَاتُ مِنْ تَسْبِيحِ أَحْمَدَ وَ أُمَّتِهِ يَحْمِلُ خَيْلَهُ فِي الْبَحْرِ كَمَا يَحْمِلُ فِي الْبَرِّ يَأْتِينَا بِكِتَابٍ جَدِيدٍ بَعْدَ خَرَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِي بِالْكِتَابِ الْقُرْآنَ

خداوند عالم فاران پہاڑ سے بیان لایا اور آسمان احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی امت کی تسبیح سے پُر ہو گئے، وہ اپنے گھوڑے سمندر میں اسی طرح لے جائے گا جس طرح کہ خشکی پر۔ وہ ہمارے پاس بیت المقدس کے خراب ہونے کے بعد تازہ کتاب لے کر آئے گا اور تازہ کتاب سے مراد قرآن ہے، آیا اسے پہچانتے ہو اور اس کی تصدیق کرتے ہو؟

رأس الجالوت نے کہا: حیقوق پیغمبر علیہ السلام نے یہ کہا ہے اور ہم اس کے قول کا انکار نہیں کرتے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنی زبور میں کہا ہے اور تم اسے پڑھتے ہو کہ اللَّهُمَّ ابْعَثْ مُقِيمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَةِ پروردگار اس شخص کو جو زمانے کے گزرنے کے بعد سنت کو برپا کرے گا مبعوث فرما۔ یعنی آثارِ نبوت کے ختم ہونے اور دین کے مٹ جانے کے بعد۔ پس کیا کسی پیغمبر کو جانتے ہو کہ جس نے سنت کو زمانہ گزرنے کے بعد قائم کیا ہو سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے؟

رأس الجالوت کہنے لگا: یہ داؤد علیہ السلام کا قول ہے اور اسے جانتے ہیں اور اس کا انکار نہیں کرتے لیکن ان کا مقصود اس کلام سے عیسیٰ علیہ السلام ہے اور ان کا زمانہ ہے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

جَهِلْتَ إِنَّ عِيسَى لَمْ يُخَالِفِ السُّنَّةَ وَ قَدْ كَانَ مُوَافِقاً لِسُنَّةِ التَّوْرَاةِ "حَتَّى رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ [40]" وَ فِي الْإِنْجِيلِ مَكْتُوبٌ إِنَّ ابْنَ الْبَرَّةِ ذَاهِبٌ وَ الْفَارَقْلِيطَا (الْبَارَقْلِيطَا) جَاءٍ مِنْ بَعْدِهِ وَ هُوَ الَّذِي يُخَفِّفُ الْآصَارَ وَ يُفَسِّرُ لَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ وَ يَشْهَدُ لِي كَمَا شَهِدْتُ لَهُ أَنَا جِئْتُكُمْ بِالْأَمْثَالِ وَ هُوَ يَأْتِيكُمْ بِالتَّأْوِيلِ

---

[40] سورہ نساء آیت ۱۵۸.

تو جاہل ہے اور یہ نہیں جانتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سنت (پہلے دستور) کی مخالفت نہیں کی اور وہ توریت کی سنت کے موافق تھے یہاں تک کہ خداوند عالم انہیں آسمان پر لے گیا اور یہ بات انجیل میں لکھی ہوئی ہے کہ ابن برّہ (نیک عورت کا بیٹا) جانے والا ہے اور بارقلیطا اس کے بعد آنے والا ہے اور وہ بوجھ ہلکے کردے گا اور وہ تمہارے لیے ہر چیز کی تفسیر کرے گا اور میرے لیے اسی طرح گواہی دے گا جس طرح میں نے اس کی گواہی دی ہے میں تمہارے لیے مثالیں لایا ہوں اور وہ تمہارے لیے تاویل لے کر آئے گا۔ کیا ان باتوں کی انجیل میں ہونے کی تصدیق کرتے ہو؟

کہنے لگا: ہاں اور میں ان کا انکار نہیں کرتا۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے رأس الجالوت! میں تجھ سے تیرے پیغمبر موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے متعلق سوال کرتا ہوں۔

عرض کی: سوال کیجیے۔

فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے اثبات کے لیے تمہارے پاس کونسی دلیل ہے؟

وہ کہنے لگا: میری دلیل یہ ہے کہ جنابِ موسیٰ علیہ السلام وہ معجزہ لائے جو آپ علیہ السلام سے پہلے کے انبیاء میں سے کوئی نہیں لایا۔

فرمایا: کون سا معجزہ لائے تھے؟

کہنے لگا: دریا کا چیرنا اور عصا کا آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر اژدہا ہونا اور عصا کو پتھر پر مارنا اور اس سے چشموں کا جاری ہونا اور ید بیضاء دیکھنے والوں کے لیے باہر نکالنا اور دیگر اس قسم کی علامات کہ جن پر مخلوق قادر نہیں ہے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: سچ کہتے ہو کہ ان کی نبوت کی صحت اور دلیل یہ تھی کہ وہ ایسی چیزیں لائے کہ جس قسم کی چیزوں کی مخلوق قدرت نہیں رکھتی تھی۔ تو کیا ایسا نہیں کہ جو شخص دعوی نبوت کرے اور

اس کے بعد ایسی چیزیں لائے کہ جیسی چیزوں پر مخلوق قدرت نہ رکھتی ہو تو تم پر اس کی تصدیق واجب ہے؟

کہنے لگا: نہیں کیونکہ موسیٰ عَلَیہِ السّلام کی نظیر نہ تھی، اس مقام و مرتبہ کے سبب جو اُنہیں بارگاہ رب العزت میں حاصل تھا اور ہم پر واجب نہیں کہ ہم ہر اس شخص کی نبوت کا اقرار و اعتراف کریں جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے جب تک کہ وہ حضرت موسیٰ عَلَیہِ السّلام جیسا معجزہ نہ لے آئے۔

حضرت عَلَیہِ السّلام نے فرمایا پھر تم نے ان انبیاء کی نبوت کا جو موسیٰ عَلَیہِ السّلام سے پہلے تھے کس طرح اقرار کر لیا ہے؟ حالانکہ نہ انہوں نے دریا میں شگاف کئے نہ پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے اور نہ ہی ان کے ہاتھوں سے موسیٰ عَلَیہِ السّلام کی طرح ید بیضاء نکلا اور نہ عصا کو اژدہا بنایا۔

اس یہودی نے عرض کی: میں آپ عَلَیہِ السّلام سے کہہ چکا ہوں جب وہ اپنی نبوت پر ایسی علامات و معجزہ لے آئیں کہ مخلوق اس جیسے کام کرنے کی قدرت نہ رکھتی ہو اگرچہ وہ ایسا معجزہ لے آئیں جو موسیٰ عَلَیہِ السّلام نہ لائے ہوں یا اس طریقہ پر لے آئیں جس طریقہ پر موسیٰ عَلَیہِ السّلام نہیں لائے تھے تو بھی ان کی تصدیق ضروری اور واجب ہے۔

حضرت عَلَیہِ السّلام نے فرمایا: اے رأس الجالوت! پس کیا مانع اور رکاوٹ ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی نبوت کے اقرار و اعتراف کرنے میں حالانکہ انہوں نے مردہ کو زندہ کیا، مادر زاد اندھے کو بینا کیا، برص کی بیماری والے کو درست کیا اور مٹی سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونکتے تو فَيَكُونُ طَيْراً بِإِذْنِ اللَّهِ [41] خدا کے حکم سے وہ پرواز کرنے لگتا؟

رأس الجالوت کہنے لگا: یہ لوگ کہتے ہیں وہ ایسا کرتے تھے لیکن ہم نے اسے نہیں دیکھا۔

---

[41]. سورہ آل عمران آیت ۴۹.

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: کیا تو گمان رکھتا ہے کہ جو معجزے جناب موسیٰ عَلَیہِ السَّلام لے آئے وہ تو نے آنکھوں سے دیکھے تھے؟ کیا ایسا نہیں کہ جناب موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کے معتمد اصحاب سے تجھے خبر ملی ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلام ایسا کرتے تھے؟

عرض کی: جی ہاں۔

آپ عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ متواتر خبروں سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے تو پھر کس بناء پر تم موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کی تصدیق تو کرتے ہو اور عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام کی نہیں کرتے؟

رأس الجالوت جواب نہ دے سکا۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ اور جو معجزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے وہ بھی اسی طرح ہے بلکہ ہر نبی جس کو خدا نے مبعوث بہ رسالت کیا ہے، اس کا معاملہ اسی طریقہ پر ہے۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات و آیات میں سے یہ ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یتیم اور فقیر، چرواہے اور اجیر تھے، کسی کتاب کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی اور نہ کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کئے پھر بھی ایسی کتاب لائے کہ جس میں انبیاء کے واقعات اور ان کی خبریں حرف بحرف ہیں اور گزرے ہوئے لوگوں کی اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی خبریں ہیں اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو ان کے خفیہ رازوں اور ہر اس عمل کی جو اپنے گھروں میں کرتے تھے خبر دی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہت سے معجزات لے کر آئے کہ جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

راس الجالوت کہنے لگا: عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خبر ہمارے ہاں صحت کو نہیں پہنچی اور ہمارے لیے صحیح نہیں کہ ہم ان دو افراد کے لیے اقرار کریں اس چیز کی وجہ سے جو ہمارے نزدیک درجہ صحت کو نہیں پہنچ سکی۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: پس ان گواہوں نے جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گواہی دی ہے جھوٹ بولا ہے یعنی وہ انبیاء کہ جن کے کلام کو بیان کیا گیا کہ جنہوں نے ان کا اقرار کیا ہے؟

وہ یہودی جواب سے عاجز آ گیا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر آپ علیہ السلام نے ہِربذِ اکبر کو اپنے پاس بلایا جو آتش پرستوں کا بڑا تھا اور اس سے فرمایا کہ مجھے زرتشت کے متعلق بتا جس کے متعلق تیرا گمان ہے کہ وہ پیغمبر تھا، تیرے پاس اس کی نبوت کی کیا دلیل ہے؟

عرض کیا: وہ ایسا معجزہ لے کر آئے جو اس سے پہلے کوئی نہیں لایا اور ہم نے دیکھا تو نہیں لیکن گزشتہ لوگوں سے ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ اس نے ہمارے لیے اس چیز کو حلال کیا ہے جسے اس کے علاوہ کسی نے حلال نہیں کیا، پس ہم نے اس کی پیروی کی ہے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: پس اس طرح ہے کہ چونکہ تم سے نقل کیا گیا اور تم تک یہ بات پہنچی تو تم نے اپنے پیغمبر کی پیروی کر لی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: باقی گذشتہ امتوں کے پاس بھی خبریں پہنچی ہیں ان چیزوں کے متعلق جو کہ دیگر پیغمبر اور موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے آئے ہیں پس تمہارے پاس ان کے اقرار نہ کرنے میں کیا عذر ہے کیونکہ تمہارا زرتشت کے لیے اقرار کرنا اخبار متواتر کی وجہ سے تھا کہ وہ ایسی چیزیں لائے جو دوسرے نہیں لائے؟

ہِربزِ لاجواب ہو گیا اور دوسری کوئی بات نہ کر سکا۔

پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا: اے قوم! اگر تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو اسلام کے مخالف ہو اور کوئی سوال کرنا چاہے تو شرم و خجالت کے بغیر سوال کرے۔

پس عمران صابی کھڑا ہو گیا جو متکلمین میں سے ایک تھا۔

اور کہنے لگا: اے عالم اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ دانا شخص! اگر آپ عَلَیہِ السَّلام نے خود ہمیں سوال کرنے کے لیے پکارا نہ ہوتا اور کچھ پوچھنے کی دعوت نہ دی ہوتی تو میں آپ عَلَیہِ السَّلام سے سوال نہ کرتا پس اس میں شک نہیں کہ میں کوفہ وبصرہ وشام اور جزیرہ میں گیا ہوں اور میں نے متکلمین سے گفتگو کی ہے۔ اب تک مجھے کوئی ایسا نہیں مل سکا جو ایسے ایک کو ثابت کر سکے جس کا کوئی غیر نہیں اس حال میں کہ اپنی وحدانیت پر قائم ہو۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ عَلَیہِ السَّلام سے سوال کروں؟

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا کہ اگر اس مجمع میں کوئی عمران صابی ہے تو وہ تُو ہی ہے۔

عرض کی: جی ہاں میں عمران صابی ہوں۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: سوال کرو! اے عمران! لیکن انصاف کو اپنے پیش نظر رکھو اور فاسد کلام اور ظلم سے پرہیز کرو۔

کہنے لگا: اے میرے سید و آقا! خدا کی قسم! میں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ آپ عَلَیہِ السَّلام میرے لیے ثابت کریں ایسی چیز کو کہ جس کا میں پابند ہو جاؤں اور اس سے تجاوز نہ کروں۔

حضرت عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: جو چاہتے ہو سوال کرو۔

پس لوگوں اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اکھٹے ہو گئے اور بعض بعض سے جا ملے۔

عمران کہنے لگا: مجھے کائن اول اور جو کچھ اس نے خلق کیا ہے اس کی خبر دیں۔

آپ عَلَیہِ السَّلام نے فرمایا: تو نے سوال کیا ہے تو اس کا جواب سن۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے اس کا مفصل جواب دیا۔ اس نے دوبارہ سوال کیا اور حضرت عَلَیہِ السَّلام نے جواب دیا اور اسی طرح طولانی کلام میں گفتگو ہوئی کہ جس کا نقل کرنا اس کتاب کے مختصر ہونے کے منافی ہے، یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا، حضرت عَلَیہِ السَّلام نے مامون کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

عمران نے عرض کی: میرے مولا! میرے سوال کو منقطع نہ کیجئے کیونکہ میرا دل نرم و رقیق ہو چکا ہے اس معنی میں کہ قریب ہے کہ مطلب مجھے معلوم ہو جائے اور اسلام لے آؤں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ہم نماز پڑھ کر واپس آئیں گے۔

پس آنجناب علیہ السلام اور مامون اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے اور حضرت علیہ السلام نے مکان کے اندر نماز پڑھی اور لوگوں نے باہر محمد بن جعفر کے ساتھ نماز ادا کی پس امام علیہ السلام اور مامون باہر نکلے اور آپ علیہ السلام نے اپنی مجلس کی طرف رخ کیا اور واپس آئے اور عمران کو بلایا۔

اور فرمایا: سوال کرو! اے عمران!

اس نے سوال کیا اور حضرت علیہ السلام نے جواب دیا اور وہ مسلسل سوال کرتا رہا اور حضرت علیہ السلام جواب دیتے گئے۔

یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمران کیا سمجھ گئے ہو؟

عرض کی: جی ہاں اے میرے سید و سردار! میں سمجھ گیا أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى مَا وَصَفْتَهُ وَ وَحَّدْتَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمَبْعُوثُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ یعنی عمران نے کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا اور قبلہ رخ ہو کر سجدہ میں گر پڑا اور اسلام لے آیا۔

حسن بن محمد نوفلی راوی کہتا ہے کہ جب متکلمین نے عمران صابی کی گفتگو کو سنا، حالانکہ وہ ایسا جدلی و مناظرہ کرنے والا شخص تھا کہ ہرگز کسی نے اس کی دلیل کو نہیں توڑا تھا، تو کوئی دوسرا شخص علماءِ ادیان و ارباب مقالات میں سے حضرت علیہ السلام کے قریب نہ آیا اور کسی چیز کے متعلق کسی نے سوال نہ کیا اور شام ہوگئی۔

پس مامون اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام اُٹھ کر مکان کے اندر چلے گئے اور لوگ منتشر ہوگئے اور میں اصحاب کی اس جماعت میں سے تھا کہ جنہیں محمد بن جعفر نے بھیجا تھا، میں اس کے پاس حاضر ہوا تو کہنے لگا: اے نوفلی! تو نے اپنے رفیق اور ساتھی کی گفتگو دیکھی؟ خدا کی قسم! میں گمان نہیں کرتا تھا کہ علی بن

موسیٰ الرضا علیہما السلام کو ان مطالب کے بارے میں کوئی علم ہو گا جو آج انہوں نے بیان کئے ہیں اور مدینہ میں ہمارے درمیان یہ مشہور نہیں کہ حضرت علیہ السلام نے کبھی تکلم (علمِ کلام) کیا ہو یا اصحابِ کلام آپ علیہ السلام کے پاس جمع ہوئے ہوں۔

میں نے کہا: حاجی لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آتے تھے اور اپنے حلال و حرام کے مسائل ان سے پوچھتے تھے اور آپ علیہ السلام انہیں جواب دیتے تھے اور بعض اوقات آپ علیہ السلام کے پاس کوئی حاجت کیلئے ہی آتا تھا تو آپ علیہ السلام کلام کرتے تھے۔

محمد بن جعفر کہنے لگا: اے ابو محمد! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ شخص یعنی مامون ان سے حسد کرے اور ان کو زہر دے یا کسی مصیبت میں مبتلا کر دے۔ تم انہیں صلاح مشورہ دینا کہ وہ اس قسم کی باتوں سے اپنے آپ کو روکیں اور اس قسم کے مطالب بیان نہ فرمائیں۔

میں نے کہا: وہ میری بات قبول نہیں فرمائیں گے۔ اس شخص یعنی مامون کی مراد و مقصد ان کا امتحان تھا کہ اسے معلوم ہو کہ آیا ان کے پاس ان کے آباؤ اجداد کے علوم میں سے کچھ ہے یا نہیں۔

محمد بن جعفر کہنے لگا: ان سے کہنا کہ آپ علیہ السلام کا چچا ناپسند کرتا ہے کہ آپ علیہ السلام اس باب میں داخل ہوں اور کئی وجوہات کی بناء پر وہ چاہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اس قسم کی گفتگو سے باز رہیں جو لوگوں کے درمیان ان کی مقبولیت کا سبب بنے۔

راوی کہتا ہے کہ جب میں امام رضا علیہ السلام کے گھر گیا تو میں نے آپ علیہ السلام کو وہ باتیں بتائیں جو ان کے چچا محمد بن جعفر نے کہی تھیں۔

حضرت علیہ السلام نے تبسم کیا اور فرمایا: خداوند عالم میرے چچا کی حفاظت کرے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میری ان باتوں کو کیوں پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: اے جوان! عمران صابی کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔

میں نے کہا: آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں جانتا ہوں وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ ہمارے بعض شیعہ بھائیوں کے پاس ٹھہرا ہوا ہے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کوئی سواری لے جاؤ اور اسے لے آؤ۔

میں گیا اور اسے لے آیا۔

حضرت علیہ السلام نے اسے مرحبا کہا اور لباس منگوا کر اسے خلعت دی اور سواری اسے مرحمت فرمائی اور دس ہزار درہم منگوا کر اسے دیئے۔

میں نے کہا آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! آپ علیہ السلام نے اپنے جد امیر المومنین علیہ السلام والا فعل انجام دیا ہے۔

فرمایا: ہم اسی طرح پسند کرتے ہیں۔

پھر حکم دیا کہ شام کا کھانا لایا جائے۔ مجھے آپ علیہ السلام نے اپنی دائیں طرف اور عمران کو اپنے بائیں طرف بٹھایا۔ جب ہم کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو عمران سے فرمایا: جاؤ خدا تمہارا مددگار ہو اور صبح ہمارے پاس آنا تاکہ ہم تمہیں مدینہ کا کھانا کھلائیں۔

اس کے بعد عمران کا دستور تھا کہ اصحاب متکلمین اس کے پاس جمع ہو جاتے اور اس سے بحث و تکلم کرتے اور وہ ان کی باتوں کو باطل کر دیتا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس سے دوری اختیار کر لی اور مامون نے بھی دس ہزار درہم عمران کو عطا کئے اور فضل نے کچھ مال اور سواری کا گھوڑا دیا اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اسے بلخ کے موقوفات کا متولی بنا دیا پس بہت سا عطیہ اس کے نصیب ہوا۔[٤٢]

---

٤٢. التوحید (للصدوق)؛ ص٤١٧-٤٤١.

تیسری فصل: فضیلت زیارت امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام

ابن بابویہؒ نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ اہل خراسان میں سے ایک شخص امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا دُفِنَ فِي أَرْضِكُمْ بَضْعَتِي وَ اسْتُحْفِظْتُمْ وَدِيعَتِي وَ غُيِّبَ فِي ثَرَاكُمْ نَجْمِي؟

تم اہل خراسان کی اس وقت کیا حالت ہو گی جب تمہاری سرزمین میں میرے بدن کے ایک ٹکڑے کو دفن کیا جائے گا اور میری امانت تمہارے سپرد کی جائے گی اور تمہاری زمین پر میرا ستارہ ڈوب جائے گا؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

أَنَا الْمَدْفُونُ فِي أَرْضِكُمْ وَ أَنَا بَضْعَةٌ مِنْ نَبِيِّكُمْ وَ أَنَا الْوَدِيعَةُ وَ النَّجْمُ أَلَا فَمَنْ زَارَنِي وَ هُوَ يَعْرِفُ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ حَقِّي وَ طَاعَتِي فَأَنَا وَ آبَائِي شُفَعَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كُنَّا شُفَعَاءَهُ نَجَا وَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ.

وہ میں ہوں جو تمہاری زمین میں دفن کیا جاؤں گا اور میں تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کا ٹکڑا ہوں اور میں ہی وہ امانت ہوں جو تمہارے سپر کی جائے گی اور میں ہی وہ ستارہ ہوں جو تمہاری سرزمین پر ڈوبے گا۔ جو شخص اس حال میں میری زیارت کرے کہ میرے حق اور میری اطاعت کی معرفت رکھتا ہو تو میں اور میرے آباؤ اجداد علیہم السلام قیامت کے دن اس کے شفیع ہونگے اور وہ ضرور نجات پائے گا چاہے اس کے ذمہ جن وانس کے گناہ کے برابر گناہ ہوں۔

بیشک مجھے میرے والد نے اپنے آباؤاجداد علیہم السلام سے خبر دی گئی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت میں

ظاہر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میرے کسی وصی کی شکل میں اور نہ ہی ہمارے کسی خالص شیعہ کی شکل میں اور بتحقیق سچا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔[٤٣]

دوسری معتبر سند کے ساتھ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اہل بیت علیہم السلام میں سے کوئی ایسا شخص نہیں مگر یہ کہ وہ قتل ہو گا اور شہید کر دیا جائے گا۔ عرض کی گئی: اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ علیہ السلام کو کون شہید کرے گا آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے زمانہ کی بدترین مخلوق مجھے زہر سے شہید کرے گی اور مجھے اپنے وطن سے دور عالمِ غربت میں دفن کیا جائے گا۔ پھر فرمایا:

أَلَا فَمَنْ زَارَنِي فِي غُرْبَتِي كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ أَجْرَ مِائَةِ أَلْفِ شَهِيدٍ وَ مِائَةِ أَلْفِ صِدِّيقٍ وَ مِائَةِ أَلْفِ حَاجٍّ وَ مُعْتَمِرٍ وَ مِائَةِ أَلْفِ مُجَاهِدٍ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَتِنَا وَ جُعِلَ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ رَفِيقَنَا.

آگاہ ہو جاؤ جو شخص بھی اس غربت میں میری زیارت کرے گا تو خداوند عالم ایک لاکھ شہید، ایک لاکھ صدّیق اور ایک لاکھ حج و عمرہ کرنے والے اور ایک لاکھ جہاد کرنے والے کا اجر اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا اور وہ ہمارے ساتھ محشور کیا جائے گا اور جنت کے اعلی مقامات پر ہمارا رفیق و ساتھی قرار پائے گا۔[٤٤]

نیز معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَيُدْفَنُ بَضْعَةٌ مِنِّي بِأَرْضِ خُرَاسَانَ لَا يَزُورُهَا مُؤْمِنٌ إِلَّا أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَ حَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ.

---

[٤٣]. من لا یحضره الفقیه، ج۲، ص: ۵۸۴.

[٤٤]. من لا یحضره الفقیه، ج۲، ص: ۵۸۵.

میرے بدن کا ایک ٹکڑا خراسان کی سرزمین میں دفن ہو گا۔ کوئی مومن اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس پر جنت کو واجب قرار دے گا اور جہنم کی آگ کو اس کے بدن پر حرام کر دے گا۔[45]

نیز معتبر سند سے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک بیٹا پیدا ہو گا کہ جس کا نام امیر المومنین علیہ السلام کے نام پر ہو گا اور اسے خراسان میں زہر سے شہید کریں گے اور غربت کے عالم میں اپنے وطن سے دور اسے دفن کیا جائے گا۔ پھر فرمایا:

مَنْ زَارَهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَجْرَ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ

جو کوئی اس کے حق کی معرفت کے ساتھ اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اسے ان افراد کے جیسا اجر دے گا کہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں اپنی جان و مال سے خرچ کیا ہے۔[46]

نیز سند معتبر کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنجناب علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے ایک شخص خراسان میں ظلم و عدوان کے ساتھ زہر دے کر شہید ہو گا کہ جس کا نام میرے نام کے مطابق ہے اور اس کے باپ کا نام موسیٰ بن عمران کے نام پر ہو گا۔ جو شخص اس کی اس غربت میں زیارت کرے تو خداوند عالم اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دے گا اگرچہ وہ آسمان کے ستاروں اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

نیز سند معتبر کے ساتھ امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ

فَمَنْ زَارَنِي فِي غُرْبَتِي وَجَبَتْ لَهُ زِيَارَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّداً ص بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَاهُ عَلَى جَمِيعِ الْخَلِيقَةِ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ مِنْكُمْ عِنْدَ قَبْرِي رَكْعَتَيْنِ إِلَّا اسْتَحَقَّ الْمَغْفِرَةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ

---

[45]. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۵۵.

[46]. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۵۵.

جَلَّ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ الَّذِي أَكْرَمَنَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ ص بِالْإِمَامَةِ وَ خَصَّنَا بِالْوَصِيَّةِ إِنَّ زُوَّارَ قَبْرِي لَأَكْرَمُ الْوُفُودِ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَزُورُنِي فَيُصِيبُ وَجْهَهُ قَطْرَةٌ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ.

عنقریب میں ظلم و ستم کے ساتھ زہر دے کر شہید کیا جاؤں گا اور ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہوں گا اور خداوند عالم میری قبر کو میرے شیعوں اور میرے چاہنے والوں کی رفت و آمد کی جگہ قرار دے گا۔ پس جو شخص اس عالم غربت میں میری زیارت کرے گا تو مجھ پر لازم ہو گا کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور میں قسم کھاتا ہوں اس ہستی کی جس نے محمد ﷺ کو نبوت کے ساتھ عزت بخشی ہے اور انہیں تمام مخلوق پر منتخب کیا کہ جو شخص تم شیعوں میں سے دو رکعت نماز میری قبر کے پاس ادا کرے گا تو بیشک وہ روز قیامت اللہ کی جانب سے مغفرت کا مستحق قرار پائے گا اور اس خدا کے حق کی میں قسم کھاتا ہوں کہ جس نے ہمیں محمد ﷺ کے بعد ہمیں منصبِ امامت کے ذریعے عزت بخشی اور ہمیں آنحضرت ﷺ کا وصی منتخب کیا کہ میری زیارت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے پاس حاضر ہونے والے ہر گروہ سے زیادہ باعزت ہوں گے اور جو شخص میری زیارت کرے اور اس کے چہرہ پر بارش کا ایک قطرہ گرے تو بیشک اللہ اس کے جسم پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔[٤٧]

٤٧. عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج٢، ص: ٢٢٧.

چوتھی فصل: کیفیتِ شہادت امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام

ابو صلت کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں کھڑا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہارون الرشید کے گنبد میں داخل ہو جاؤ اور اس کی قبر کے چاروں طرف سے ایک مٹھی بھر مٹی اُٹھا لاؤ۔ جب میں وہ مٹی لے آیا جو ہارون کی قبر کے آگے پیچھے سے میں نے اُٹھائی تھی تو آپ علیہ السلام نے اسے سونگھ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ جب یہاں میری قبر کھودی جائے گی تو ایک سخت قسم کا بڑا پتھر ظاہر ہو گا کہ اگر خراسان کے سب ہتھوڑے اس کے اکھاڑنے کے لیے جمع ہو جائیں تو وہ اسے نہیں اکھیڑ سکیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام نے سر کی طرف اور پائنتی کی طرف مٹی کو سونگھا تو پھر یہی فرمایا۔ جب قبلہ کی طرف کی مٹی کو سونگھا تو فرمایا عنقریب میری قبر اس جگہ کھودیں گے پس ان سے کہنا کہ سات سیڑھی کے برابر زمین کے نیچے تک کھودیں اور اس میں دو ہاتھ اور ایک بالشت کے برابر لحد بنائیں اور خداوند عالم جتنا چاہے گا اسے کشادہ کر دے گا اور جنت کے باغوں میں سے اسے ایک باغ قرار دے گا۔ اس وقت سر کی طرف سے کچھ رطوبت ظاہر ہو گی پس ابو صلت سے فرمایا: جو دعا میں تجھے تعلیم دیتا ہوں وہ پڑھنا یہاں تک کہ اللہ کی قدرت سے وہاں پانی جاری ہو جائے گا اور لحد اس پانی سے پُر ہو جائے گی اور چند چھوٹی مچھلیاں اس پانی میں ظاہر ہوں گی تو یہ روٹی جو تمہارے سپرد کر رہا ہوں، اس کے ٹکڑے کر کے اس پانی میں ڈال دینا کہ جسے وہ مچھلیاں کھا لیں گی۔ اس وقت ایک بڑی مچھلی ظاہر ہو گی جو ان چھوٹی مچھلیوں کو کھانے کے بعد غائب ہو جائے گی اس وقت اپنا ہاتھ پانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھنا جو میں تجھے تعلیم کرنے لگا ہوں تاکہ وہ پانی زمین میں جذب اور قبر خشک ہو جائے اور یہ سب کام مامون کی موجودگی میں کرنا اور فرمایا کہ میں کل

25% OFF ON ALL COURSES

Winter Offer

- HOLY QURAN
- DINIYAAT
- MASAIL-E-FIQH
- MAFAHEEM-UL-QURAN
- TAJWEED-UL-QURAN
- PERSIAN LANGUAGE

ONLINE CLASSES	NO AGE LIMIT	FREE TRIAL
YOUR OWN TIME	4 DAYS A WEEK	30 MINS. EACH CLASS

Green Island
Online Teachings
(A Project of GIT®)

+92(331)2461426
GIOT.TEACHER
GIOTPAKISTAN
ONLINETEACHINGS.GREENISLANDTRUST.ORG

THE BARON
HOTEL & RESTAURANTS

GIFT VOUCHER

25%
Discount

heer
PAKISTANI RESTAURANT

VALID UNTIL 31ST DECEMBER 2020

/THEBARONKARBALA WWW.THEBARONHOTELS.COM +964 782 707 2515/16 Al-Husseinia Street Bab Baghdad karbala, Iraq

QASWA
ART SERVICES
Reliable Print Media Partner
Offset Printing
Catalogues
Panaflex / Vynel
Books
Our excellent customer service and high-quality printing make us the most reliable printing partner for all the projects you need done "right now."
Muhammad Raza Lakhani
M-2, Hunain Centre, Muhammad Bin Qasim Road, Near S.M Law College & Land Mark Plaza, Karachi - Pakistan.
+92 334 3971 363
+92 322 2212 112
qaswa.art@gmail.com | razaqaswa@gmail.com

Karbala's only 5-star hotel offers personalized Ziyarat packages. Customise your spiritual journey with family and friends at your convenience.
THE BARON
HOTEL & RESTAURANTS
The package includes:
• Iraqi Visas
• Meet & Assist @ Najaf/Baghdad Airports
• Airport Transfers
• The Baron Hotel Karbala including meals
• 4-Star Hotel in Najaf including meals
• Ground Transportation
• Multilingual Spiritual Guide
• Day trips to Kazmain, Samarrah & Syed Mohammad
• Atraf Ziyarats of Kufa, Najaf & Karbala
Phone: 00 92 300 824 4093 • 00 964 782 707 2517
E-Mail: packages@thebaronhotels.com
Web: www.thebaronhotels.com
thebaronkarbala

اس فاجر کے دربار میں جاؤں گا واپسی پر اگر میں سر ڈھانکنے بغیر باہر آؤں تو مجھ سے بات کرنا اور اگر میں نے کسی چیز سے سر کو ڈھانپا ہوا ہو تو پھر مجھ سے بات نہ کرنا۔

ابو صلت کہتے ہیں: جب دوسرے دن امام رضا علیہ السلام صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنا لباس پہنا اور محراب میں بیٹھ گئے اور آپ علیہ السلام منتظر رہے یہاں تک کہ مامون کے غلام آپ علیہ السلام کو بلانے کے لیے آئے اسوقت آپ علیہ السلام نے جوتا پہنا اور اپنی ردائے مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور مامون کی مجلس میں تشریف لے گئے اور میں حضرت علیہ السلام کے ساتھ تھا اس وقت پھلوں کے کئی طشت اس کے پاس رکھے تھے اور وہ انگوروں کا ایک خوشہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھا کہ جس کے کچھ دانوں کو سوئی کے ذریعے زہر آلود کیا گیا تھا اور ان میں سے کچھ دانے جو زہر آلود نہ تھے تہمت دور کرنے کے لیے ان میں سے خود کھا رہا تھا جب اس لعین کی نگاہ حضرت علیہ السلام پر پڑی تو اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور آپ علیہ السلام کی گردن مبارک میں باہیں ڈال دیں اور اس قرۃ العین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور جو کچھ ظاہری احترام کے تقاضے تھے ان میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ علیہ السلام کو اپنی مسند پر بٹھایا اور وہ انگور کا خوشہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں دیا اور کہنے لگا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے ان سے بہتر انگور نہیں دیکھے، امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شاید جنت کے انگور اس سے بہتر ہیں مامون نے کہا ان انگوروں میں سے تناول فرمائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ان انگوروں کے کھانے سے معاف رکھو۔ مامون نے بہت اصرار کیا اور کہنے لگا کہ ضرور ان میں سے کھائیے کیا آپ علیہ السلام مجھ پر تہمت لگا رہے ہیں باوجود اس اخلاص کے جو آپ علیہ السلام نے مشاہدہ فرمایا؟ یہ کیسی بدگمانی ہے جو آپ علیہ السلام میرے متعلق رکھتے ہیں؟ یہ کہہ کر انگوروں کا گچھا لیا اور اس میں سے چند دانے کھائے اور دوبارہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں دے دیا اور کھانے پر زور دیا۔ جب اس امام مظلوم علیہ السلام نے اس خوشہ میں سے تین دانے کھائے تو آپ علیہ السلام کی

حالت متغیر ہونے لگی اور آپ علیہ السلام نے باقی خوشہ زمین پر پھینک دیا اور باہر تشریف لے جانے لگے تو مامون کہنے لگا اے میرے چچازاد! آپ علیہ السلام کہاں جاتے ہیں؟ فرمایا: جدھر تو نے بھیجا ہے وہیں جارہا ہوں یہ کہہ کر حضرت علیہ السلام سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے مامون کے گھر سے نکلے ابو صلت کہتے ہیں کہ میں نے آپ علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق آپ علیہ السلام سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام اپنے مکان میں داخل ہوئے گئے اور فرمایا: مکان کا دروازہ بند کردو اور غم واندوہ کے عالم میں آپ علیہ السلام نے اپنے بستر پر تکیہ لیا جب وہ امام معصوم علیہ السلام بستر پر قرار لے چکے تو میں نے مکان کا دروازہ بند کر دیا اور مکان کے درمیان محزون و مغموم کھڑا ہو گیا۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت نوجوان کو مکان کے اندر دیکھا کہ ہیبتِ ولایت وامامت اس کی جبین سے ظاہر تھی اور وہ سب سے زیادہ امام رضا علیہ السلام سے شباہت رکھتا تھا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ کس راستہ سے مکان میں داخل ہوئے ہیں حالانکہ میں نے دروازہ اچھی طرح سے بند کیا تھا؟ فرمایا: وہ قادر ہستی جو مجھے مدینہ سے ایک لحظہ میں طوس لے آیا اسی نے بند دروازوں سے مجھے مکان میں داخل کیا ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: اے ابو صلت! میں تم پر حجتِ خدا ہوں، میں محمد بن علی علیہما السلام ہوں۔ مدینہ سے آیا ہوں تاکہ اپنے غریب و مظلوم باپ اور معصوم مسموم کو دیکھوں اور اس کو وداع کروں۔ پس وہ اس حجرہ میں تشریف لے گئے کہ جس میں حضرت رضا علیہ السلام تھے جب اس امام مسموم علیہ السلام کی نگاہ اپنے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام پر پڑی تو اپنی جگہ سے اُٹھے اور یعقوب علیہ السلام کی طرح اپنے یوسف علیہ السلام کو اپنی آغوش میں لیا اور اس کی گردن میں باہیں ڈال دیں اور اسے اپنے سینے سے چپکا لیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور مسلسل ان کے چہرہ کے بوسے لیتے تھے اور ان سے اسرار ملک وملکوت اور خزائن علوم حی لایموت سے کئی راز کی باتیں کرتے رہے کہ جنہیں میں نہیں سمجھ سکتا تھا اور علوم اولین و آخرین اور ودائع سید المرسلین ان کے سپرد

کئے۔ اس وقت میں نے امام رضا عَلَیہِ السّلام کے لبوں پر جھاگ سا دیکھا جو برف سے زیادہ سفید تھا۔ امام محمد تقی عَلَیہِ السّلام نے اسے چاٹ لیا اور اپنا ہاتھ اپنے باپ کے سینہ کے درمیان لے گئے اور کوئی چڑیا کی طرح کی چیز باہر نکالی اور اسے نگل لیا اور پھر امام علی رضا عَلَیہِ السّلام نے اس دارِ فانی کو الوداع کیا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تشریف لے گئے۔

پھر امام محمد تقی عَلَیہِ السّلام نے فرمایا: اے ابو صلت! اس کمرے کے اندر جاؤ اور پانی اور غسل کا تختہ لے آؤ۔ میں نے عرض کی فرزندِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اس کمرے میں نہ تو پانی ہے اور نہ ہی تختہ۔ آپ عَلَیہِ السّلام نے فرمایا: جس طرح میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔ ابو صلت کہتے ہیں: جب میں اس کمرے میں گیا تو پانی اور تختہ موجود پایا۔ امام عَلَیہِ السّلام کی خدمت میں لے گیا اور میں دامن سمیٹ کر تیار ہوا کہ امام عَلَیہِ السّلام کو غسل دینے میں مدد کروں۔ فرمایا: دوسرا کوئی مدد کرنے والا موجود ہے۔ ملائکہ مقربین میری امداد کریں گے۔ تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ جب غسل سے فارغ ہوئے تو فرمایا کمرے میں جاؤ اور کفن و حنوط لے کر آؤ جب میں اندر گیا تو دیکھا کہ کمرے میں کفن اور حنوط ایک ٹوکری کے اوپر رکھا ہوا ہے حالانکہ میں نے کبھی ان چیزوں کو اس کمرے کے اندر نہیں دیکھا تھا۔ میں انہیں اُٹھا کر حضرت عَلَیہِ السّلام کی خدمت میں لے آیا پس آپ عَلَیہِ السّلام نے اپنے پدر بزرگوار کو کفن پہنایا اور ان کے مقاماتِ سجدہ پر کافور چھڑکا اور ملائکہ کرّوبین اور ارواح انبیاء و مرسلین کے ساتھ اس فرزند خیر البشر پر نماز پڑھی اور فرمایا: تابوت میرے پاس لے آؤ۔ میں نے عرض کی: فرزند رسول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا بڑھئی (نجّار) کے پاس جا کر تابوت لے آؤں؟ فرمایا: کمرے میں سے لے آؤ۔ جب میں مکان کے اندر گیا تو تابوت دیکھا جو میں نے وہاں کبھی نہیں دیکھا تھا کہ جسے دستِ قدرتِ حق تعالیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ کی لکڑی سے تیار کیا گیا تھا۔ پس حضرت عَلَیہِ السّلام کو اس تابوت میں اُتارا اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ ابھی آپ عَلَیہِ السّلام نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ

تابوت قدرتِ خدا اسے زمین سے الگ ہوا اور مکان کی چھت پھٹ گئی اور آسمان کی طرف چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: اے فرزند رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! اگر مامون آیا اور مجھ سے حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں دریافت کیا تو اس کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا کہ خاموش رہو بہت جلد وہ تابوت واپس آجائے گا۔ اے ابو صلت اگر کوئی پیغمبر مشرق میں رحلت کرے اور اس کے وصی کی مغرب میں وفات ہو تو بھی خدا ان کے اجساد مطہرہ اور انوار منورہ کو اعلیٰ علیین میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع کرے گا۔ حضرت عَلَیْہِ السَّلَام ابھی یہی بات کر ہی رہ تھے کہ دوبارہ چھت پھٹی اور وہ تابوت اُتر آیا اور حضرت عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پدر کو تابوت سے اٹھایا اور بستر پر اس طرح لِٹا دیا کہ گویا انہیں غسل وکفن نہیں دیا گیا۔ پھر فرمایا کہ جاؤ مکان کا دروازہ کھولو تاکہ مامون اندر آجائے۔ میں نے مکان کا دروازہ کھولا تو میں نے دیکھا کہ مامون اپنے غلاموں کے ساتھ دروازے پر کھڑا ہے۔ پس مامون مکان کے اندر آیا اور نوحہ وزاری اور گریہ شروع کر دیا۔ اپنا گریبان چاک کیا اور سر پر ہاتھ مارنے اور فریاد کرنے لگا کہ اے سید و سردار! آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مصیبت نے میرے دل کو درد و تکلیف پہنچائی ہے اور اس حجرہ میں گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سرہانے بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کی تجہیز شروع کرو اور حکم دیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کھودی جائے جب قبر کھودنے لگے تو جو کچھ امام رضا عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے فرمایا تھا وہی ہوا ظاہر ہوا۔

پس جب ہارون کے سر کے پیچھے کی طرف حضرت عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کھودنے لگے تو زمین نے اطاعت نہ کی۔ اہل مجلس میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ تو اس کی امامت کا اقرار کرتا ہے کہنے لگا کہ ہاں اس نے کہا تو پھر امام عَلَیْہِ السَّلَام کو حیات و ممات (زندگی میں اور وفات کے بعد) تمام لوگوں پر مقدم ہونا چاہیے۔

پس اس نے حکم دیا کہ قبر قبلہ کی طرف کھودی جائے۔ جب پانی اور مچھلیاں ظاہر ہوئیں تو مامون کہنے لگا کہ ہمیشہ امام علی رضا عَلَیہِ السَّلام اپنی زندگی میں عجائب اور معجزات ہمیں دکھایا کرتے تھے اور مرنے کے بعد بھی اپنی کرامات ہمارے سامنے ظاہر کر رہے ہیں۔ جب بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیوں کو کھالیا تو مامون کے ایک وزیر نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے اپنی کرامات کے ضمن میں آپ کو کس چیز کی خبر دی ہے؟ مامون نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ وہ کہنے لگا کہ حضرت عَلَیہِ السَّلام نے اشارہ کیا ہے کہ تم بنی عباس کی حکومت و خلافت کی مثال ان مچھلیوں کی طرح ہے۔ عنقریب تمہارا ملک ختم ہو جائے گا اور تمہاری دولت و سلطنت آخر کو پہنچ جائے گی اور خداوند عالم ایک شخص کو تم پر مسلط کر دے گا اور جس طرح اس بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیوں کو چن کر کھالیا ہے وہ بھی تمہیں روئے زمین سے پھینک دے گا اور اہل بیت رسالت علیہم السلام کا تم سے انتقام لے گا۔ مامون نے کہا کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ پس مامون امام عَلَیہِ السَّلام کو دفن کر کے واپس چلا گیا۔[48]

ہم اس روایت کو اسی مقام تک بیان کر رہے ہیں صفحات کے طولانی ہونے کی وجہ سے مکمل روایت ذکر کرنے سے قاصر ہیں اسی طرح کچھ اور روایات بھی امام رضا عَلَیہِ السَّلام کی شہادت کے حوالے سے مختلف کتابوں میں نقل ہوئی ہیں لیکن صفحات کی تنگی ہمیں ان کے ذکر سے قاصر کرتی ہے۔ مطالعہ کا شوق رکھنے والے حضرات ضرور ان روایات کے لئے کتاب احسن المقال کی طرف رجوع فرمائیں گے۔

---

[48] . عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج۲، ص: ۲۴۲-۲۴۵.

Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

Admission Open

BASIC TO ADVANCE
COMPUTER COURSES

	Course Title	Duration	Fees Per Month
1	COMPUTER BASIC	1 Month	Rs. 1000/-
2	MICROSOFT OFFICE	2 Months	Rs. 1500/-
3	GRAPHICS DESIGNING	2 Months	Rs. 2500/-
4	BASIC VIDEO EDITING	1 Month	Rs. 2500/-
5	ANIMATION WEB DESIGNING	3 Months	Rs. 3000/-
6	WORDPRESS (BASIC TO ADVANCE)	7 Months	Rs. 6000/-

Note: Wordpress Course will be Start on Group of 5.

BECOME A
COMPUTER EXPERT

only for
BOYS

GIYF: Basement, Amtul Apartment, Near Noble Computer Centre, Parsi Colony, Soldier Bazar No. 1, Karachi
Contact # 021-32253606, Email: giyf@greenislandtrust.org

Green Island
Women Wing
(A Project of GIT®)

Awareness, Connection and Empowerment

OUR FACILITIES AND ACTIVITIES

GIWW FACILITY
GYMNAZIUM

GIWW ACTIVITY
1 DAY WORKSHOP

GIWW ACTIVITY
CO-CURRICULAR

GIWW ACTIVITY
VOCATIONAL PRO.

GIWW ACTIVITY
COACHING CLASSES

GIWW ACTIVITY
I.T. COURSES

WHAT WE OFFER

- Cooking
- Mehndi
- Stitching
- Beautician
- Oil Painting
- Art & Craft
- Under Matric Tuition
- Intermediate Coaching
- B.Com Coaching
- English Language
- Jewelry Making
- Manqabat Training
- Computer Basic
- Web Designing
- Graphic Designing
- Digital Video Editing

Call: **0213-2244076** | Whatsapp: **0331-8955701**
GIWW, Ground Floor, Raheen Avenue, Near Pak Night Soldier Bazar #2 Khi.
www.women.greenislandtrust.org | www.facebook.com/giwwpk

Green Island
Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

Admission Open

Coaching Classes

V to X, I.Com, B.Com & O-Level

Achieved 100% Result in 1st Batch of CAIE **(O'Level)**

| A | 1 Student | A* | 7 Students | B | 4 Students |

021-32253606 | 0336-2783491

GIDES, Basement, Amtul Apartment, Soldier Bazar # 1, Karachi.

Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

021 3225 3606
+92 321 2498 301 | +92 336 34100 12
giyf@greenislandtrust.org | youth.greenislandtrust.org

Sports don't build character... They reveal it
heywood broun

Monthly Indoor SPORTS Activities

KIDS
YOUTH
ADULTS

Sports Timing: 4 to 10:30pm & Weekend 4 to 11pm

GIYF, Basement, Amtul Apartment, Opp. Isna Asheri Boys Scout.
Noble Computer Centre, Soldier Bazar # 1, Karachi.

قواعد و ضوابط

۱۔ اس کتابچے میں موجود سوالنامے کے جوابات اسی کتابچے کے مطابق وصول کیے جائیں گے۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کرکے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں، لہٰذا ایک سے زائد جواب پر نشان ہونے کی صورت میں جواب غلط شمار ہوگا۔

۵۔ صحیح جوابات دینے والے افراد میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کو بالترتیب مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

خصوصی انعامات

- پہلا انعام: Water Dispenser
- دوسرا انعام: Tower Fan
- تیسرا انعام: Tablet
- چوتھا انعام: Hot Plate
- پانچواں انعام: Cash Rs. 2,500/-

نوٹ:

- ایک سے زائد خصوصی انعام کے حقدار ہونے کی صورت میں انعامات بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کئے جائیں گے
- مندرجہ بالا خصوصی انعامات خواتین و حضرات میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کئے جائیں گے۔
- تمام شرکاء کو کم از کم ۳۳ فیصد (30/10) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

۶۔ یہ کتاب ہماری ویب سائٹ www.youth.greenislandtrust.org سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے اور اس کتاب کو Online بھی پڑھا اور جمع کرایا جا سکتا ہے اس کے لیے ای میل پر رابطہ کیجئے۔

۷۔ بیرون پاکستان رہنے والے مؤمنین ای میل پر رابطہ کریں:giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۹ سے ۲۵ جنوری ۲۰۲۰ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل اور جمع کروایا جاسکتا ہے:

الف) GIYF، امتل اپارٹمنٹ، نزد نوبل کمپیوٹر سینٹر۔ سولجر بازار نمبر ا

(صبح ۱۰ سے رات ۱۰ روزانہ سوائے اتوار)

ب) GIWW، راہین ایوینیو، نزد پاک نایٹ کلینک۔ سولجر بازار نمبر ۲

(صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷ روزانہ سوائے اتوار)

ب) محمد علی بک ڈپو۔ سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸ روزانہ سوائے اتوار)

ج) محفوظ بک ایجنسی۔ مارٹن روڈ (صبح ۱۲ سے رات ۸ روزانہ)

د) محفلِ پاک پنجتنی۔ بہار کالونی (0336-2628556)

ذ) مدرسۃ القائم۔ انچولی (0334-3102169)

ر) انتظارِ نور۔ جعفر طیار سوسائٹی، ملیر (0333-3778738)

ژ) مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)

۹۔ اس کتاب کی رومن انگلش بھی PDF کی صورت میں ہماری ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۱۰ فروری ۲۰۲۰ کو منعقد کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۲۲ فروری ۲۰۲۰ تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۲۔ کتابچہ جمع کراتے وقت اپنے "ب" فارم/شناختی کارڈ یا اسکول رپورٹ کارڈ/فیس سلپ کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کرآئیں۔

۱۳۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جاسکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

Sports don't build character... They reveal it
heywood broun

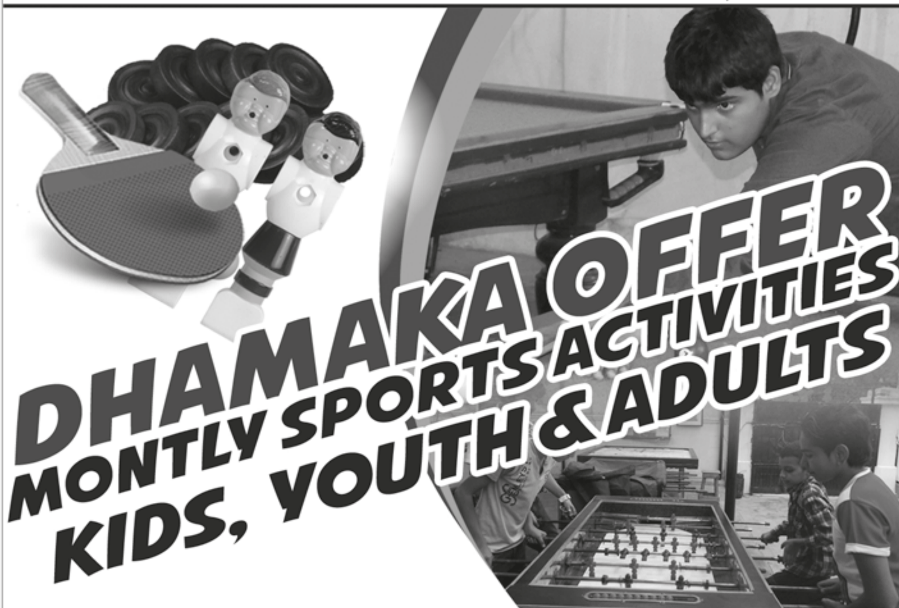

Packages	Kids 12-14	Youth 15-24	Adult 25-Above
Table Tennis, Striker & Foosball (each game)	150/-	200/-	300/-
Table Tennis, Striker & Foosball (any 2 games)	200/-	250/-	350/-
Table Tennis, Striker, Foosball & Snooker	400/-	-	-
Table Tennis, Striker, Foosball, Snooker & GYM	-	700/-	800/-
Snooker	250	500/-	500/-
Gymnasium	-	300/-	300/-

ACTIVITIES TIMING
Monday to Thursday 4:00pm to 10:30pm
Friday & Saturday 4:00pm to 11:00pm

☎ (+92) 213 2253 606 (+92) 331 2388 982

GIYF, Basement, Amtul Apartment, Opp. Isna Asheri Boys Scout.
Noble Computer Centre, Soldier Bazar # 1, Karachi.

Email: giyf@greenislandtrust.org | Web: youth.greenislandtrust.org

سوالات

سوال نمبر ۱: زائر امام علی رضا علیہ السلام کے لئے، امام رضا علیہ السلام نے کن چیزوں کا وعدہ کیا ہے؟

(الف) روز قیامت اللہ کے حضور آنے والوں میں ہر گروہ سے زیادہ باعزت ہو گا

(ب) مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کو جنت میں لے جاؤں

(ج) ایسا اجر ملے گا جیسے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں اپنی جان و مال خرچ کرنے والوں کو ملا

(د) الف، ب اور ج تینوں

سوال نمبر ۲: امام علی رضا علیہ السلام نے جاثلیق کے قول "حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہے" کو رد کرنے کے لئیے کتنے انبیاء کا نام لے کر ان کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے معجزات کو پیش کیا؟

(الف) ۵ (ب) ٦

(ج) ۴ (د) ۷

سوال نمبر ۳: رجاء بن ضحاک بعض مخصوص افراد کے ساتھ امام علی رضا علیہ السلام کے پاس آیا؟

(الف) تا کہ وہ امام علیہ السلام کو مامون کی طرف راغب کرے

(ب) مامون کا پیغام پہنچایا

(ج) مجبور کرے کہ امام علیہ السلام مامون کی ولی عہدی قبول کریں

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۴: کس نے اباصلت سے مامون کے امام علی رضا علیہ السلام کو زہر دینے کا سبب دریافت کیا؟

(الف) رجاء بن ابی ضحاک | (ب) احمد بن سلام

(ج) ابن جہم | (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۵: عمران صابی پر امام علی رضا علیہ السلام کی جانب سے کیا عنایات ہوئی؟

(الف) بلخ کے موقوفات عطا کیئے | (ب) مدینہ کی اپنی زمین عطا کی

(ج) دس ہزار دینار عطا کیئے | (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۶: حیقوق نبی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا خصوصیات بتلائی؟

(الف) آثارِ نبوت ختم ہونے کے بعد مبعوث ہو گا

(ب) آسمان ان کے اور ان کی امت کی تسبیح سے پُر ہو گئے

(ج) فاران پہاڑ سے آشکار ہو گا

(د) ا، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۷: ''میں نے دو سوار دیکھے کہ جن کے لیے زمین روشن ہو گئی، ان میں سے ایک گدھے پر سوار ہے اور دوسرا اونٹ پر'' یہ قول کس نبی کا ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام | (ب) شعیا نبی

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام | (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۸: امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کو غسل کس نے اور کن کی مدد سے دیا؟

(االف) اباصلت نے امام محمد تقی علیہ السلام کی مدد سے

(ب) امام محمد تقی علیہ السلام نے ملائکہ مقربین کی مدد سے

(ج) مامون نے اپنے غلاموں کے ساتھ

(د) امام محمد تقی علیہ السلام نے تنہا دیا

سوال نمبر ۹: ''آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! آپ علیہ السلام نے اپنے جد امیر المومنین علیہ السلام والا فعل انجام دیا ہے'' یہ جملے کس نے امام رضا علیہ السلام سے کہے؟

(الف) اہل خراسان میں سے ایک شخص نے (ب) حُمید بن قحطبہ

(ج) مخول سجستانی (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۱۰: امام علی رضا علیہ السلام کے مختلف ادیان کے افراد سے مناظرہ کے دوران کس نے کہا کہ میں کیسے ایسے شخص سے مناظرہ کروں جو ایسی کتاب سے دلیل پیش کرے کہ جس کا میں منکر ہوں؟

(الف) جاثلیق (ب) رأس الجالوت

(ج) ھربد اکبر (د) عمران صابی

سوال نمبر ۱۱: ''ابن برہ'' کا بیٹا کسے اور کس کتاب میں کہا گیا ہے؟

(الف) بارقلیطا کو زبور میں (ب) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توریت میں

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل میں (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۱۲: "خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا تھا کہ علی بن موسی الرضا علیہ السلام کو ان مطالب کا علم ہو گا۔۔۔۔ مدینہ میں ہمارے درمیان یہ مشہور نہیں کہ آپ علیہ السلام نے کبھی تکلم (علم کلام) کیا ہو" یہ جملے کس نے کہے؟

(الف) مامون (ب) فضل بن سہل

(ج) نوفلی (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۱۳: کس صورت میں اللہ جہنم کی آگ کو بدن پر حرام قرار دے گا؟

(الف) ۲ رکعت نماز اگر قبرِ امام علی رضا علیہ السلام کے پاس ادا کرے

(ب) امام علی رضا علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتا ہو

(ج) امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت پڑھتا ہو

(د) جب امام علیہ السلام کی زیارت کرے اور اس کے چہرے پر بارش کا ایک قطرہ گرے

سوال نمبر ۱۴: مندرجہ ذیل میں سے کن انبیاء کے معجزات میں مردہ کو زندہ کرنا تھا؟

(الف) حزقیل علیہ السلام (ب) الیسع علیہ السلام

(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۱۵: "عنقریب تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی آئے گا" امام رضا علیہ السلام نے اس بات کے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کن کے بھائیوں میں سے قرار دیا؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(ج) بنی اسرائیل (د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۱۶: راوی نے جب امام علیہ السلام کو مبارک باد پیش کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے چھوڑ دو کیونکہ:

(الف) میں اپنے جد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار سے رخصت ہو رہا ہوں

(ب) میری موت عالم غربت میں ہو گی

(ج) مجھے ہارون کے برابر میں دفن کیا جائے گا

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۱۷: امام علی رضا علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کس کے لیئے خداوند عالم کی مغفرت اور رحمت، اہلبیت علیہم السلام کی شفاعت کے سبب واجب ہو جائے گی؟

(الف) میرے شیعوں کے لیئے

(ب) میرے دوستوں کے لیئے

(ج) میرے زائروں کے لیئے

(د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۱۸: یوحنا دیلمی کون تھا؟

(الف) زجان میں رہتا تھا

(ب) حواریٔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تھا

(ج) جناب مسیح علیہ السلام کا محبوب تھا

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۱۹: امام علی رضا علیہ السلام کے انگور نہ کھانے پر مامون نے امام علیہ السلام سے کیا کہا؟

(االف) آپ علیہ السلام مجھ پر بھروسہ رکھے

(ب) یہ کیسی بدگمانی ہے جو آپ علیہ السلام مجھ سے رکھتے ہیں

(ج) اگر ان میں زہر ہوتا تو میں نہ کھاتا

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۲۰: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے لیئے خاموش نہیں ہوتے، یہ جملہ کس نے فرمایا؟

(الف) امام علی رضا علیہ السلام (ب) امام محمد تقی علیہ السلام

(ج) امام محمد باقر علیہ السلام (د) امام حسین علیہ السلام

سوال نمبر ۲۱: ساعیر کیا چیز ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب مقام (ب) توریت میں اس کا تذکرہ ہے

(ج) پہاڑ ہے جہاں وحی نازل ہوئی (د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۲۲: عبرانی زبان سے تعلق اور گمان ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے دین پر ہے، یہ کس گروہ کی خصوصیات ہے؟

(الف) زردھشت (ب) ھربد اکبر

(ج) صائبین (د) نسطاس رومی

سوال نمبر ۲۳: امام علی رضا علیہ السلام کی اونٹنی قم میں کہاں رکی؟

(الف) جہاں مدرسہ رضویہ قائم تھا (ب) جو ایک باعظمت مقام مشہور تھا

(ج) ایک گھر کے دروازے پر رکھی (د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۲۴: "گرمابۂ امام علی رضا علیہ السلام" کس جگہ واقع ہے؟

(الف) عین کھلان (ب) سرخ گاؤں

(ج) فوزا (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۲۵: غلط جملے کا انتخاب کریں:۔

(الف) مامون نے اپنے بھائی امین کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا تھا

(ب) امین کو اپنے گھر کے صحن میں لکڑی پر نصب کیا تھا

(ج) اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ امین پر لعنت کرے

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۲۶: امام علیہ السلام نے کس شرط پر ولی عہدی کو قبول کیا؟

(الف) کسی کو نصب و عزل نہیں کروں گا (ب) کوئی نئی سنت رائج نہیں کروں گا

(ج) دور سے خلافت کو دیکھتا رہوں گا (د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۲۷: کس معصوم علیہ السلام نے اپنے زمانے کے بادشاہ کی ولایت کو قبول کیا؟

(الف) یوسف علیہ السلام (ب) دانیال علیہ السلام

(ج) امام علی رضا علیہ السلام (د) الف، ب اور ج تینوں غلط

سوال نمبر ۲۸: بنی اسرائیل کے مردہ افراد کو زندہ کیئے جانے کا تذکرہ کس کس مقام پر ہے؟

(الف) قرآن مجید کے سورہ بقرہ (ب) توریت

(ج) الف اور ب دونوں صحیح (د) الف اور ب دونوں غلط

سوال نمبر ۲۹: باطن میں مامون کے برے رویے سے امام علی رضا علیہ السلام کے دل کی کیفیت کیا تھی؟

(الف) آپ علیہ السلام ہمیشہ غم واندوہ میں رہتے

(ب) خدا سے موت کی درخواست کرتے

(ج) آپ علیہ السلام کسی سے کھل کر اس کے برے رویے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے

(د) الف، ب اور ج تینوں صحیح

سوال نمبر ۳۰: مندرجہ ذیل میں سے کون سا جملہ صحیح ہے؟

(الف) مامون نے رجاء بن ابی ضحاک سے کہا جو کچھ تو نے مجھے بتایا ہے اس کی خبر امام علیہ السلام کو نہ دینا تاکہ آپ علیہ السلام کے فضائل صرف میری زبان سے ظاہر ہو

(ب) مامون دو ماہ تک اصرار کرتا رہا کہ امام علیہ السلام کو خلافت کا لباس پہننے پر تیار ہو جائے

(ج) رجاء بن ابی ضحاک نے عرض کی کہ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے مامون کو آپ علیہ السلام کا مطیع قرار دیا

(د) خلافت قبول نہ کرنے پر مامون نے امام علیہ السلام کو اُن کی گردن اڑانے کی دھمکی دی

GIWW GIRL'S COACHING CENTRE

4:30pm to 7:00pm

➡ **Free one day Demo Class**

- Classes 4 to 8
- 9th & 10th (Science & General group)
- 11th & 12th (Pre-Engineering, Pre-Medical, Commerce & Arts)
- B.Com & B.A.
- Karachi & All other boards.

Special Features:

- Qualified & Experienced Teachers
- Female Teachers
- Individual Attention
- Regular Parent Teacher Meetings
- 100% Results in board exams

(Office Timings: 9:00am - 12:00noon & 4:00 - 7:00pm)

GIWW

021-32244076, 0331-8955701

Ground Floor, Raheen Avenue, Opp. Pak Night Clinic, Soldier Bazar No.2, Karachi.

women.greenislanstrust.org | giwwpk@gmail.com

Green Island Women Wing   greenislandwomenwing

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرتِ امام علی رضا علیہ السلام

Reg No. ________

رجسٹریشن فارم

نام:____________________ ولدیت/شوہر:____________________

Name In English ____

عمر:_____ DD | MM | YY   جنس: MALE | FEMALE   سینٹر کا نام:____________________

موبائل نمبر:____________________ ای میل ایڈریس:____________________

مکمل پتہ:____

میں نے کتابچے میں دیئے گئے قواعد وضوابط کو پڑھ لیا ہے اور ان پر عمل کروں گا/کروں گی۔

____________________ ____________________

دستخط امیدوار　　　　　دستخط والد/سرپرست

Reg No. ________　　*For Office Use*

نام:____________________ ولدیت/شوہر:____________________

تاریخِ وصول:____________________ سینٹر کا نام:____________________

____

دستخط ومُہر

نوٹ:

۱) نتائج کے اعلان کے بعد دیے گئے وقت تک انعامات وصول نہ کئے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۲) انعامات وصول کرنے کے لئے اس Slip کو ساتھ لانا لازمی ہے۔

FEED BACK FORM

۱۔ اب تک ہونے والے کوئز پروگرامز میں سے کونسا کوئز زیادہ پسند آیا؟

جواب: ____________________

۲۔ آپ کے خیال میں کوئز کے لئے کون سے موضوعات زیادہ ضروری ہیں؟

جواب: ____________________

____

____

۳۔ اپنی رائے کا اظہار کریں۔

جواب: ____________________

____

____

جواب نامہ

Reg No. ________

سوال	الف	ب	ج	د	سوال	الف	ب	ج	د
۱					۱۶				
۲					۱۷				
۳					۱۸				
۴					۱۹				
۵					۲۰				
۶					۲۱				
۷					۲۲				
۸					۲۳				
۹					۲۴				
۱۰					۲۵				
۱۱					۲۶				
۱۲					۲۷				
۱۳					۲۸				
۱۴					۲۹				
۱۵					۳۰				

Green Island
Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

O' LEVEL
CRASH COURSE

Classes Starting from 13th Jan, 2020

Sir Ismail
M Phil GEOGRAPHY, M.A. HISTORY

AFFILIATION
- HABIB PUBLIC SCHOOL
- BAHRIA COLLEGE (O LEVEL)
- THE METROPOLITAN ACADEMY

PAK.STUDIES, ISLAMIYAT

Sir Yousuf Mateen
BS (CS) COMPUTER SCIENCE

AFFILIATION
- HABIB PUBLIC SCHOOL
- INDUS UNIVERSITY
- CAPSTONE ACADEMY
- BEACON HOUSE SCHOOLING

COMPUTER

FRESH COURSE
B. Com Part I & II

Classes Starting from Feb, 2020

Contact Timing: 7:00pm to 10:30pm

021-32253606 , 0336-2783491

GIDES, Basement Amtul Apartment, Near Masjid-e-Ayesha, Parsi Colony, Soldier Bazar No.1, Karachi.

بھوجانی برادرز
BHOJANI BROTHERS
TRAVEL & TOURS
IATA
ACCREDITED AGENT
UPCOMING
UMRAH
Groups 2020
DURATION
11 DAYS
QUAD
$950
TRIPE
$1000
DOUBLE
$1100
AYYAM E FATIMIYAH
Departure: 23 January 2020
13 RAJAB UMRAH
Departure: 29 February 2020
Accompanied by AGHA MUSA RAZA NAQVI
RAJAB SHABAN
Departure: 18 March 2020
Accompanied by AGHA QAMAR LILANI
Note: Any Additional Charges Embossed By Saudi GOVT will be Charged to the Pilgrims
TICKET
VISA
BUFFET MEALS
HOTEL
TRANSPOR-TATION
ATRAF ZIYARAT
Office: 10:30 am to 7:30 pm
+92 21 32293244-644
MUHAMMAD SADIQ
+92 320 3151576
BILAL HASAN
+92 345 4310618

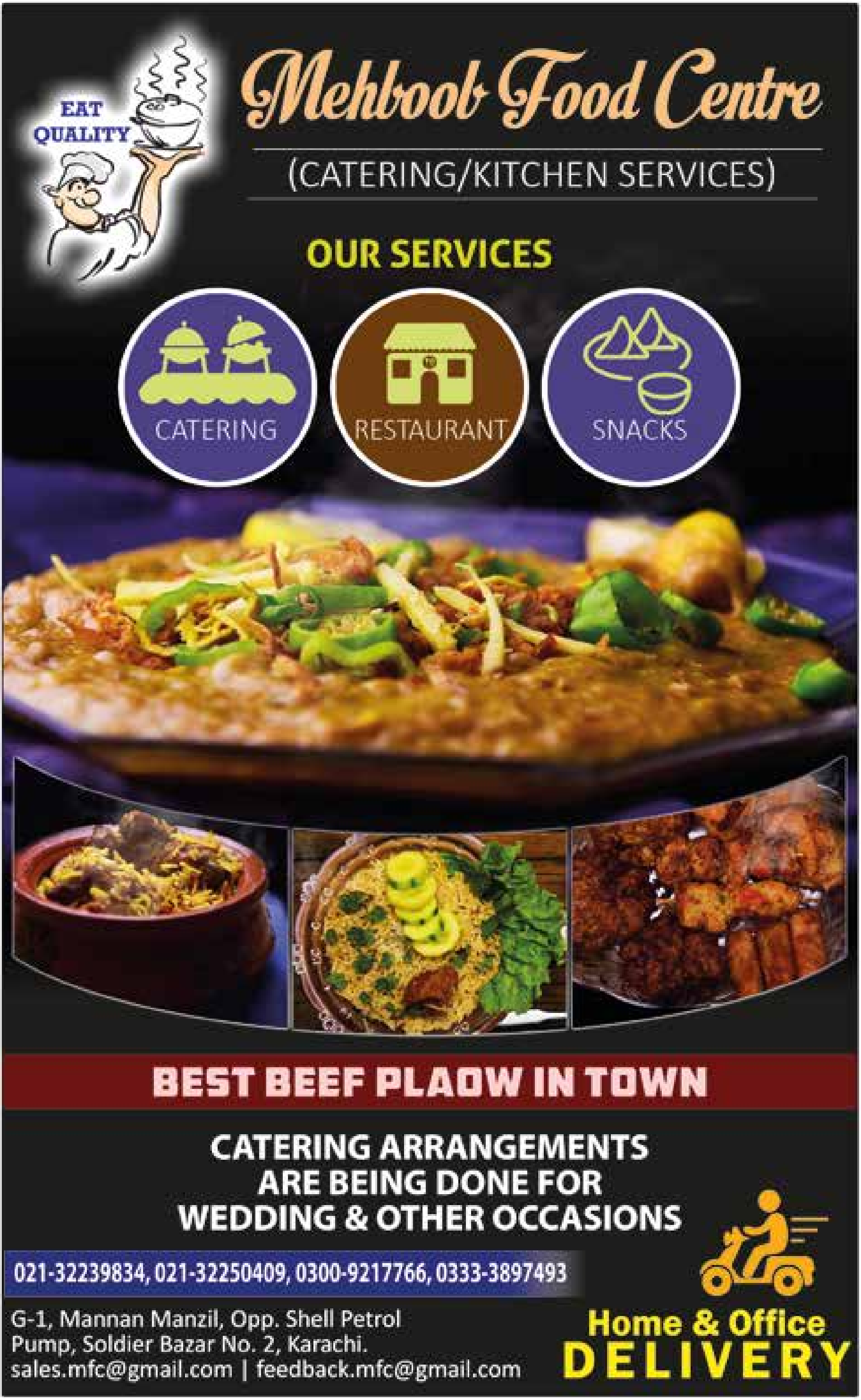
EAT QUALITY
Mehboob Food Centre
(CATERING/KITCHEN SERVICES)
OUR SERVICES
CATERING
RESTAURANT
SNACKS
BEST BEEF PLAOW IN TOWN
CATERING ARRANGEMENTS ARE BEING DONE FOR WEDDING & OTHER OCCASIONS
021-32239834, 021-32250409, 0300-9217766, 0333-3897493
G-1, Mannan Manzil, Opp. Shell Petrol Pump, Soldier Bazar No. 2, Karachi.
sales.mfc@gmail.com | feedback.mfc@gmail.com
Home & Office DELIVERY

HEMANI

Live Natural

AVAILABLE ACROSS

PAKISTAN

Har Pal

Herbal

Shop Online at

www.hemaniherbal.pk

THE BARON
HOTEL & RESTAURANTS

Karbala's only 5-star hotel offers personalized Ziyarat packages. Customise your spiritual journey with family and friends at your convenience.

The package includes:

- Iraqi Visas
- Meet & Assist @ Najaf/Baghdad Airports
- Airport Transfers
- The Baron Hotel Karbala including meals
- 4-Star Hotel in Najaf including meals
- Ground Transportation
- Multilingual Spiritual Guide
- Day trips to Kazmain, Samarrah & Syed Mohammad
- Atraf Ziyarats of Kufa, Najaf & Karbala

Phone: 00 92 300 824 4093 • 00 964 782 707 2517
E-Mail: packages@thebaronhotels.com
Web: www.thebaronhotels.com

thebaronkarbala